عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

۷

رجب المرجب

۱۴۱۸ھ

نومبر ۱۹۹۷ء

ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

۱۴۱۰

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان
حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت
حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

شمارہ ۳۵/۱
۷

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زیر پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ترتیب

کنور ادریس قادیانی	ادارہ	۳
کامیاب ختم نبوت کانفرنس	ایڈیٹر	۴
رسول اللہ ﷺ سے لے کر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ تک سند حدیث	مولانا محمد یوسف متالا	۵
اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں	مولانا محمد شریف ہزاروی	۱۰
میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی؟	احمد باریادی	۱۷
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۲۹
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۳۴
مناظرہ سے فرار	محمد نواز بھٹی	۴۰
مولانا انیس الرحمن کی شہادت	ادارہ	۴۲
جائزہ، رپورٹ	مجلس گمبٹ	۴۴
انتخابات مجالس سندھ	مولانا ارشد مدنی	۴۵
تبصرہ کتب	مولانا قاضی احسان احمد	۴۷

اداریہ

قادیانی کنور ادریس کو یو بی ایل کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا

وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز کیا کر رہے ہیں۔

کنور ادریس بدترین جنونی قادیانی ہے یہ کراچی اور اسلام آباد میں مختلف حکومتی عہدوں پر براجمان رہا۔ اس کی سب سے "وجہ قابلیت" قادیانی ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ان عہدوں سے "نوازا" گیا۔

بھٹو صاحب مرحوم کے زمانہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانیوں نے آئینی ترمیم کو تسلیم نہ کر کے ملکی آئین سے بغاوت کا برملا اعلان کیا۔ تب سے آج تک قادیانی الیکشن کا بائیکاٹ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ووٹ بنوانا' ووٹ ڈالنا تو در کنار اگر کوئی قادیانی الیکشن میں حصہ لیتا ہے تو قادیانی گھسٹاپو قیادت اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۷۳ء سے کوئی قادیانی وزیر نہ بن سکا۔ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے بے نظیر حکومت برطرف کر کے نگران حکومت قائم کی۔ تو سندھ کابینہ میں نامعلوم مجبوری کی بناء پر قادیانی کنور ادریس کو سینئر وزیر لے لیا گیا۔ اس پر ملک بھر میں احتجاج ہوا۔ سندھ میں ہڑتالیں ہوئیں۔ مگر لغاری صاحب نے اپنے کان اور آنکھیں بند کر لیں۔ نئے الیکشن کے نتیجہ میں محترم میاں محمد نواز شریف نے واضح اکثریت لے کر حکومت بنائی۔ ان کے دور حکومت میں سرکاری ملازمین کو مختلف حیلوں بہانوں سے نکالا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ آئی ایم ایف کے حکم کی تعمیل میں ہو رہا ہے۔

موجودہ حکومت کی "تازہ کرم فرمائی" یہ ہوئی کہ کنور ادریس قادیانی کو یو بی ایل کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔ ان کے ساتھ دو قادیانی بھی یو بی ایل کے مقدر کے مالک بن گئے ہیں۔ قادیانی لابی کو لانے میں آئی ایم ایف کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ قادیانی بین الاقوامی اسلام و ملک دشمن لابیوں کے "ہمراہی" ہیں۔ اس قادیانی لابی نے سب سے پہلا وار یو بی ایل کے ملازمین پر یہ کیا کہ آٹھ ہزار ملازمین کو بیک بین و دوگوش برطرف کر دیا ہے۔ برطرفی کے بعد پانچ سال تک وہ کسی اور ادارے میں بھی ملازمت نہیں کر سکتے۔ گویا ان کو صرف نکالا نہیں گیا۔ بلکہ مفلوج کر کے چوراہے میں ڈال دیا گیا ہے کہ وہ سسک سسک کر اپنی معاشی موت مر جائیں۔

میاں نواز شریف صاحب اور جناب سرتاج عزیز کیا یہ بتائیں گے کہ جب سرکاری افسروں کو نوکری سے فارغ کیا جا رہا ہے تو ریٹائرڈ قادیانیوں کو دوبارہ ملازمت میں کیوں لیا جا رہا ہے۔

محترم میاں صاحب پہلی حکومتوں کے ان عوامل کا جائزہ لیں جس کے باعث وہ ناکام ہوئیں۔ ان میں قادیانیت نوازی کا پہلو خصوصیت سے پیش نظر ہونا چاہئے۔ میاں صاحب بھی اس ڈگر پر چل پڑے ہیں یا ان کو اس ڈگر پر چلا دیا گیا ہے کہ وہ قادیانی کنور ادریس جیسے جنونی قادیانی کو دوبارہ لائے ہیں۔ ان کا یہ اقدام ملک و اسلام اور ملکی معیشت کے حوالہ سے کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے کیا وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز توجہ فرمائیں گے؟

کامیاب ختم نبوت کانفرنس

اس سال کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) میں 3-2 اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ کو نہایت جوش و خروش سے منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس ہر سال مسلم کالونی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز مدرسہ و جامع مسجد ختم نبوت میں منعقد ہوتی ہے۔ اس میں آزاد کشمیر سمیت چاروں صوبوں کے علاوہ بیرون ممالک سے بھی عاشقان ختم نبوت شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سولویں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے۔ اس سال کانفرنس کی نمایاں کامیابی کا ایک پہلو ریکارڈ حاضری اور شرکائے کانفرنس کا غیر معمولی جوش و خروش تھا مقررین نے عقیدہ ختم نبوت، کذبات دعاوی مرزا، حیات عیسیٰ، اتحاد بین المسلمین، قادیانی جماعت کے عقائد و عزائم اسکی ریشہ دوانیوں سازشوں اور مرزا طاہر کے مذموم پراپیگنڈہ پر اظہار خیال فرمایا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور بالخصوص مبلغین حضرات کی شبانہ روز محنت رنگ لائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں۔ انہوں نے پورے ملک میں پھیل کر احباب، جماعتی رفقا اور کارکنوں سے رابطہ کر کے انہیں شمولیت کی دعوت دی۔ مختلف قصبات میں جلسوں کے ذریعہ مسلمانوں کو کانفرنس کیلئے تیار کیا ملک کی کسی بھی دینی جماعت میں مبلغین کی مسلسل محنت اور اخلاص کی ایسی مثال نہیں دی جا سکتی۔ یہ اعزاز صرف مجلس کو حاصل ہے و الحمد للہ کہ جماعت کے مبلغین تمام مصروفیات اور پروگرام منسوخ کر کے سالانہ کانفرنس کی کامیابی کیلئے سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی بے لوث سرپرستی، خصوصی توجہ اور اثر دعاؤں کا نتیجہ بھی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس لحاظ سے ملک کی واحد دینی جماعت ہے۔ جسے مستجاب الدعوات کامل بزرگ کی سیاست و قیادت کا شرف حاصل ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید مرزائیت کے مشن میں حضرت الامیر اندرون و بیرون ملک پیرانہ سالی، علالت کے باوجود کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ مجلس کے معاونین، مخلص اور کارکنوں پر ان کا سایہ تادیر باہمت و عافیت سلامت رکھے۔

ہمیں امید ہے کہ نتائج کے لحاظ سے ختم نبوت کانفرنس کے مثبت اثرات مرتب ہونگے۔ جماعت سے وابستہ حضرات کیلئے دوران کانفرنس سوال و جواب کی نشست انکی تیاری اور تربیت کیلئے مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شرکاء نے تردید مرزائیت کے ضمن میں جو کچھ سنا سمجھا اور سیکھا وہ سبھی کچھ انکے علاقے میں قادیانی فتنہ کے تدارک اور محاسبہ کیلئے انتہائی کار آمد ہو گا۔ بیرون ملک سے آنے والے وفود نے احتساب قادیانیت کے ضمن میں عقیدہ ختم نبوت سے قلبی وابستگی اور عوامی بیداری کے روح پرور نظارے دیکھے۔ ختم نبوت کے اسٹیج پر اتحاد بین المسلمین کا نظارا کیا اپنی آنکھوں سے خانہ ساز نبوت کے مرکز کی زبوں حالی، ویرانی اور مایوسی کا مشاہدہ کیا ختم نبوت کانفرنس میں ایسے جماعتی رفقاء کی شرکت اس لحاظ سے خوش آئند ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی سطح پر مرزا طاہر احمد کے سٹیلائٹ پراپیگنڈہ کا بھانڈہ پھوڑ سکتے ہیں۔

ہم قومی پریس کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے کانفرنس کی خبروں اور بالخصوص مطالبات اور قراردادوں کو اخبارات میں نمایاں جگہ دی (ایڈیٹر)

رسول اللہ ﷺ سے لے کر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ تک سند حدیث

مولانا محمد یوسف متالا
برطانیہ

قسط نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و العاقبتہ للمتقین والصلوۃ والسلام علی امام المرسلین و رسول رب العالمین و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد حدیث کے طلبہ کی تفہیم کی خاطر ایک سند سیدی و مرشدی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ سے لے کر آقائے نامدار فخر کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم تک مجمل صرف ناموں پر مشتمل لکھوا دی۔ پھر خیال ہوا کہ ان سب کے مختصر احوال بھی لکھوا دوں تاکہ پتہ چلے کہ ہماری سند کی کڑیوں میں کیسی عظیم الشان بحر ذخار' علوم کے ناپیدا کنار' نابغہ ء روزگار ہستیاں ہیں جن کے توسط سے یہ علم ہم تک منتقل ہو کر آیا اور اب ہمارے اس دور میں کس قدر ان نعمتوں سے محرومی اور صفر کا درجہ ہے اللہ تعالیٰ ماضی کی طرح حال اور مستقبل میں بھی اپنے ایسے مقبول بندے پیدا فرماوے جیسا کہ اس نے گذشتہ دور میں پیدا کئے۔ ان جیسا علم و عمل' خشیتہ و تقویٰ' قرآن و سنہ پر استقامت اور شریعت و طریقت کی جامعیت ہمیں بھی نصیب فرماوے۔ آمین

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

آپ کی ولادت ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو نماز عشاء کے بعد ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب سے اور اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب (جو تعلیم و تربیت کے سلسلے میں مجتہدانہ بصیرت کے حامل تھے) سے حاصل کی۔ شیخ کی محنت اور تعلیمی انہماک کا اندازہ اس سے لگائیں کہ دوران تعلیم نوعمر شیخ کو چھ چھ ماہ تک مسجد و مدرسہ کے احاطہ سے باہر قدم نکالنے کی نوبت نہ آتی۔ ۷ محرم ۱۳۳۲ھ کو حدیث کی تعلیم شروع ہوئی۔ ابن ماجہ کے سوا تمام کتب صحاح اپنے والد ماجد سے ان کے مظاہر العلوم (سہارنپور) کے قیام کے زمانے میں پڑھیں۔ ان کی وفات کے بعد ترمذی اور بخاری حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی قدس سرہ سے دوبارہ پڑھیں۔

۱۳۳۵ھ میں ۲۰ سال کی عمر میں تدریس کی ابتداء کی اور جلیل القدر علماء کی موجودگی میں مدرسہ مظاہر العلوم میں صرف ۲۵ سال کی عمر میں صحیح بخاری کا درس دینا شروع کیا۔ سبھی آپ کی غیر معمولی اہلیت' قوت مطالعہ اور فنی مناسبت کی بناء پر آپ کے گرویدہ ہوگئے۔ عمر بھر اسی کتاب کا درس دیتے رہے۔ آپ کی تدریسی

زندگی ۵۴ برس پر محیط ہے جس میں ۱۳۴۶ھ سے ۱۳۸۸ھ تک کامل ۴۲ برس آپ صرف درس حدیث ہی دیتے رہے۔ اس پورے عرصے میں آپ نے محض حسبتہ اللہ درس دیا اور کوئی تنخواہ مدرسے سے وصول نہیں کیا۔ آپ کے تلامذہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ افریقہ' یورپ بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

شوال ۱۳۴۳ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے بیعت ہوئے اور ۱۳۴۴ھ میں جب حضرت ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو شیخ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ وہاں سے رخصت کرنے سے قبل حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے بڑے اہتمام سے اپنے سر مبارک سے عمامہ اتار کر شیخ کے سر پر بندھوایا اور چاروں سلسلوں میں شیخ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ شیخ پر اس وقت ایسی رقت طاری ہوئی کہ چیخیں نکل گئیں حضرت مولانا کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔ اس کے بعد شیخ حضرت کے حکم پر سہارنپور واپس تشریف لے آئے اور درس و افاضہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ اوقات کی حفاظت کا بے حد اہتمام فرماتے تھے۔ پوری زندگی "کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل" کا عملی نمونہ تھی۔ اتباع سنت کا نہایت اہتمام تھا۔ اپنے اکابر کے طریق سے آپکو عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ آپ ان کا بے حد احترام فرماتے تھے اور ان کے قصے عبرت کے واسطے بہ کثرت سناتے۔

آخر عمر میں مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے اور وہیں یکم شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء کو پیر کے روز عصر اور مغرب کے درمیان انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ اگلی صبح روضہ اقدس پر صلوۃ و سلام پڑھتے ہوئے شیخ کے ایک دل گرفتہ خادم نے محسوس کیا کہ گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تمہارے شیخ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دی گئی ہے ایسا انسان لاکھوں کروڑوں میں کوئی کوئی ہوتا ہے۔
آپ کے مجاز خلفاء کی تعداد ۱۰۵ سے زائد ہے جو آج بھی شرق و غرب میں ہدایت کے چراغ بنے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ

ابن مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدرسہ کاشف العلوم تبلیغی مرکز نظام الدین دہلی

مولانا محمد یحییٰ صاحب بروز پنج شنبہ غرہ محرم ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوئے۔ تاریخی نام بلند اختر تھا۔ سات برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ پھر والد صاحب کے ارشاد سے روزانہ ایک قرآن شریف صبح سے ظہر تک پڑھ لیا کرتے اور بقیہ وقت میں فارسی پڑھتے۔ عربی ادب میں مقامات حریری کے صرف نو مقامے راستہ چلتے استاد سے پڑھنے کے باوجود عربی نظم و نثر لکھنے پر بے تکلف قادر تھے۔
شوال ۱۳۱۱ھ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے دورہ حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ یہ حضرت کی تدریس کا آخری سال تھا۔ اس کے بعد بارہ سال حضرت گنگوہی قدس سرہ کے وصال تک حضرت کی خدمت میں رہے۔ اس کے بعد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کے ارشاد پر مظاہر علوم میں درس حدیث کے لئے ۱۳۲۸ھ میں تشریف لے آئے اور ساڑھے پانچ سال بلا معاوضہ درس حدیث دیتے رہے۔ قرآن پاک سے

آپ کو بڑا شغف تھا۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے کہ "میرٹھ ایک مرتبہ رمضان میں قرآن سنانے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ دن بھر میں چلتے پھرتے قرآن مجید ختم فرما لیتے تھے۔ افطار کے وقت ان کی زبان پر قل اعوذ برب الناس ہوتی تھی۔" دس ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو چھیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا اور سہارنپور کے قبرستان حاجی شاہ میں مدفون ہوئے۔

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

آپ ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ میں گنگوہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتب اپنے ماموں مولانا محمد تقی اور مولانا محمد بخش رائپوری سے پڑھ کر دہلی تشریف لے گئے اور وہاں قاضی احمد الدین جہلمی اور مولانا شیخ عبدالغنی سے تعلیم حاصل کی اس کے بعد ماموں کی لڑکی خدیجہ نامی خاتون سے شادی ہوئی۔ پھر ایک سال میں قرآن حفظ کیا اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے طریقت کی تحصیل کی اور گنگوہ میں تدریسی سلسلہ شروع فرمایا انگریزوں نے ۱۲۷۶ھ میں گرفتار کر کے مظفر نگر جیل میں چھ ماہ تک رکھا۔ رہا ہونے کے بعد تدریسی سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد ۱۲۹۴ھ میں اپنے خدام اور مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا محمود الحسن وغیرہ کے ہمراہ ۱۲۸۰ھ میں حجاز کا سفر کیا اور وہاں حضرت شیخ عبدالغنیؒ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی خدمت میں بھی رہے۔ آپ نے ۱۲۹۹ھ میں تیسرا آخری حج بھی کیا۔ اس کے بعد آخری دم تک گنگوہ میں صحاح ستہ کا درس دیتے رہے اس طرح کہ پہلے ترمذی پھر ابو داؤد، صحیح بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ ایک ساتھ میں ختم کراتے۔ اس درسی تقریر کو آخری سال میں حضرت مولانا یحییٰ صاحب نے اثنائے درس ہی میں اردو سے عربی میں قلم بند کیا جو کوکب اور لامع کے نام سے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے طبع کرائی۔

جمعہ کی اذان کے بعد ۸ جمادی الاخری ۱۳۲۳ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ مولانا انور شاہ صاحب فرماتے تھے کہ "امام ربانی چاروں مذاہب کے فقیہ تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو چاروں مذاہب کا ماہر ہو"

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب

مجددی مہاجر مدنی ابن شیخ ابو سعید مجددی مہاجر مدنی

آپ کی ۱۲۳۵ھ میں دہلی میں ولادت ہوئی۔ اپنے مقام پر ہی ابتدائی تعلیم اور قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل کی اور کتب حدیث اپنے والد شیخ ابو سعید سے، صحیح بخاری شاہ محمد اسحاق صاحب سے اور مشکوۃ شیخ مخصوص اللہ سے پڑھی پھر دوبارہ صحیح بخاری علامہ عابد سندھی مدنی سے پڑھی۔ آپ کو شیخ اسمٰعیل رومی اسلامبولی سے بھی حدیث کی اجازت ہے۔ اپنے والد محترم سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو کر اکتساب فیض کیا اور خلافت و اجازت پائی۔ سنن ابن ماجہ پر "انجاح الحاجہ" آپ کا حاشیہ مشہور ہے۔ دہلی میں درس حدیث دیتے رہے مگر انگریزوں کی آمد کے بعد حجاز مقدس ہجرت کر گئے اور حرمین میں بھی یہ شغل رہا تا آنکہ ۱۲۹۶ھ غرہ محرم میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپکے شاگردوں میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری مشہور ہیں۔

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ ابن مولانا محمد افضل فاروقی

آپ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے بڑے نواسے ہیں۔ تقریباً ۱۱۹۲ھ مطابق ۱۷۷۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین فاروقی ہیں۔ تعلیم حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب' شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب سے حاصل کی۔ آپ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے قادری سلسلے میں بیعت تھے اور ۲۰ برس تک شاہ عبدالعزیز صاحب کی نگرانی میں اور اس کے بعد بھی مدرس رہے۔ ۱۲۴۰ھ اور ۱۲۴۱ھ کے سفرحج میں شیخ عمر بن عبدالکریم مکی سے بھی روایت حدیث کی اجازت حاصل کی اور واپسی کے بعد بھی مدرسہ رحیمیہ میں ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۸۴۲ء تک شغل تدریس رہا اس کے بعد مکہ مکرمہ ہجرت فرما گئے۔ حرم مکی میں چار سال سے زیادہ عرصہ تدریس میں گذار کر رجب ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۸۴۶ء میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا اور جنت المعلی میں حضرت خدیجہؓ کے مزار کے قریب دفن ہوئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی ایک پیشین گوئی صاحب اتحاف النبلاء نے نقل کی ہے کہ "دو شخص ایسے پیدا ہونگے جو سالہا سال تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں احیائے علوم دین کریں گے وہیں سکونت اختیار کرلیں گے۔ ماں کی طرف سے ان کا سلسلہ نسب ہم سے وابستہ ہوگا" اس پیشین گوئی کا مصداق شاہ محمد اسحاق صاحب اور شاہ محمد یعقوب صاحب ہیں۔

آپ کی محویت اور استغراق اس درجہ تھی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کبھی پوچھتے کہ "اس وقت مدرسہ میں کون ہے؟" خدام کہتے فلاں ہیں تو فرماتے "خیر"۔ اگر کوئی کہتا کہ میاں اسحاق ہیں تو فرماتے "مدرسے کی حفاظت کا انتظام کرو۔ اسحاق کے بھروسے نہ رہو اسباب تو اسباب کوئی مدرسے کی دیواریں بھی اٹھا کرلے جائے گا تب بھی اسے خبر نہ ہوگی"۔ جب انہیں دیکھتے تو شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے "الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحٰق"

حضرت مولانا شاہ ابو سعید مجددیؒ خلیفہ حضرت شاہ غلام علی

آپ کی ولادت ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ء کو رامپور میں ہوئی۔ آپ حفظ و قرات قرآن پاک میں یکتا تھے کہ دور دور سے مشتاقان سفر کر کے آتے۔ آپ قادری سلسلے میں حضرت شاہ غلام علی کے وصال کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ زیارت حرمین شریفین اور حج کی سعادت حاصل ہوئی اور ۱۲۵۰ھ میں عید کے دن ہفتے کے روز ٹونک میں وفات پائی اور حضرت شاہ غلام علی کی خانقاہ میں ان کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ

آپ کی ولادت ۱۱۵۹ھ میں ہوئی۔ تاریخی نام غلام حلیم تھا۔ آپ کی تعلیم و تربیت والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے ہوئی یہاں تک کہ طریقت میں والد صاحب کی طرف سے خلافت پائی آپ کی عمر سولہ سال کی تھی جب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا اور آپ نے والد مرحوم کی مسند رشد و ہدایت کو

زینت بخشی۔ درس و تدریس، تذکیر و وعظ اور افتاء و رد باطل آپ کا عمر بھر کا خصوصی مشغلہ رہا۔ آپ کی نرینہ اولاد نہیں تھی تین لڑکیاں تھیں جو آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئیں۔ آپ نے ۷ شوال ۱۲۳۹ھ بروز یکشنبہ کو بوقت طلوع آفتاب انتقال فرمایا آپ کی نماز جنازہ پچپن بار پڑھی گئی اور والد صاحب کے قریب قبرستان مہدیاں دہلی میں مدفون ہوئے۔ آپ کی فتاوی کے علاوہ متعدد تصانیف حدیث و تفسیر اور رد شیعت وغیرہ میں ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں آپ کی رباعی مشہور ہے

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ کی ولادت کے وقت متعدد بزرگ اولیاء کو مسجد میں دعا کے لئے بٹھا دیا گیا چنانچہ ولادت کے بعد غسل دے کر مسجد کے محراب میں رکھ کر اللہ کی نذر کر دیا گیا۔ وہاں سے ان معتکف بزرگوں نے اٹھا کر والدین کو دیا۔ اس لئے آپ کا بچپن میں لقب مسمتا" تھا۔ آپ کا بیعت لینے کا طریق یہ تھا کہ سلاطین کو چشتیہ میں اور عوام کو نقشبندیہ میں بیعت کرتے تھے جبکہ شاہ اسحق، شاہ یعقوب، شاہ اسمٰعیل اور شاہ مخصوص اللہ وغیرہ اعزہ کو سلسلہ قادریہ میں بیعت کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ

آپ کی ولادت بدھ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ کو طلوع آفتاب کے وقت ہوئی۔ ۳۳ واسطوں سے آپ کا شجرہ نسب حضرت عمر فاروق سے جا ملتا ہے آپ کو اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سے اجازت و خلافت حاصل تھی جن کے انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف سترہ برس تھی۔ والد کے علاوہ آپ نے حضرت شیخ ابو طاہر مدنی سے بھی خرقہ پایا۔

آپ نے ۱۱۴۳ھ میں زیارت حرمین شریفین اور حج کی سعادت حاصل کی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران آپ نے بہت سے علماء و مشائخ کی صحبت اختیار کی اور ان سے احادیث کی سندیں حاصل کیں۔ شیخ ابو طاہر محدث مدینہ منورہ میں فرمایا کرتے تھے کہ "(شاہ) ولی اللہ (صاحب) مجھ سے الفاظ کی سند لیتے ہیں اور میں ان سے معانی کی تصحیح کرتا ہوں"

آپ عمر بھر علوم عقلی و نقلی کی تدریس میں مشغول رہے آپ نے بہت سی کتب لکھیں۔ مزاج میں سادگی انتہا درجہ کی تھی۔ آپ کا وصال ۱۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا۔ مزار مبارک دہلی میں ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ہندو پاک کے تمام محدثین کو ان کی سند حدیث کی بابت لکھا اور ان کے جوابوں سے یہ بات واضح ہوئی کہ اہل ہند کی تمام اسناد حدیث میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا نام ضرور آتا ہے۔

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں

(مولانا محمد شریف ہزاروی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہمارے ہاں اچانک یہ بحث شروع کر دی گئی کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا چاہئے اور ایسا کرنا پاکستان کے مفاد میں ہے۔ یہ بحث کیوں شروع ہوئی اور کس نے یہ بحث شروع کی۔ اس بحث کے پس پردہ محرکات کیا ہیں اور سامنے کن لوگوں کو رکھ کر بحث کا آغاز کیا گیا۔ کن کن قوتوں کے اشارہ سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے اور نہ ہی بیجا کسی پر الزام تراشی کرنا چاہتے ہیں۔

مقتدرہ قوتوں کا کام ہے کہ وہ ہر اس سازش اور سازشی عناصر کی خبر رکھیں اور جس قدر مناسب ہو ان کی سرزنش کریں کیونکہ یہ ایک حساس قسم کا مسئلہ ہے اور پاکستانی مسلمان عوام اسرائیل اور یہود کے بارے میں بیحد جذباتی ہیں۔

جو عناصر بار بار مختلف عنوانوں سے اس بحث کو شروع کرتے ہیں ان کے پیچھے کونسی قوتیں ہیں ان تک پہنچنا پاکستان کی محب وطن حکومت اور ہر محب وطن سیاسی راہنما کا کام ہے کہ وہ ان عناصر کو بے نقاب کریں تاکہ بار بار وہ سادہ لوح عوام کو گمراہ نہ کر سکیں۔

جو حضرات اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کرتے ہیں وہ بطور جواز یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ بھارت نے اسرائیل کو تسلیم کر کے ترقی کر لی ہے اور ہم اس ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ترقی کی نشاندہی ہونی چاہئے جو ہندوستان نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کی وجہ سے کی ہے ہمارے خیال میں ہندوستان کی ترقی کا راز اس میں ہے کہ انہوں نے اپنے ملکی وسائل کو جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر بروئے کار لائے ہیں انہوں نے ملکی مفاد کا خیال ذاتی مفاد سے زیادہ رکھا ہے اور ہم نے ملکی وسائل کو بے دریغ ضائع کیا ہے۔ ہمارے رہبران قوم سے لے کر ایک عام آدمی تک کو ذاتی مفاد قومی مفاد سے زیادہ عزیز ہیں ہمارے ملک کے عوام اور ملک دن بدن غربت و افلاس کی طرف بڑھ رہے ہیں اور حکمران طبقے دن بدن امیر ترین ہوتے جا رہے ہیں۔ دونوں میں سے ترقی ایک ہی کرے گا یا تو ملک ترقی کرے گا اور یا حکمران۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ کے مکان کی دیوار گری ہوئی تھی تو کسی نے ان کو عرض کیا کہ امیر المومنین آپ کے مکان کی دیوار منہدم ہو گئی ہے آپ اس کو درست کیوں نہیں فرماتے تو فرمانے لگے کہ یا تو ہماری دیواریں بنیں گیں یا رعایا کی۔ ہماری منہدم ہوں گی تو رعایا کی تعمیر ہوں گی اور رعایا کی منہدم ہوں گی تو ہماری تعمیر ہوں گی۔ ہماری بربادی کا راز یہ ہے کہ ہمارے حکمران دن بدن آباد ہو رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم نے

اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ ہمارے ملک میں جو ایک دفعہ کسی حکومتی پرکشش عہدے پر فائز ہو جائے اس سے زندگی بھر کے لئے غربت کا خوف ختم ہو جاتا ہے ہمیں اپنی اس طرز کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسرائیل جو بھارت کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے تو یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ بھارت نے اسرائیل کو تسلیم کیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت اسلام اور مسلمانوں کا پاکستان کا ازلی دشمن ہے اور اسرائیل بھی اسلام کا اور مسلمانوں کا پاکستان کا دشمن ہے ان دونوں میں یہ قدر مشترک ہے جس کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔

بھارت اور اسرائیل دونوں عالم کفر کے سرکردہ راہنماؤں میں شامل ہیں اور کفر چونکہ ایک ہی ملت ہے اس لئے یہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچاتے اور ایک دوسرے کو ترقی کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔

ورنہ کچھ اسلامی ممالک نے بھی تو اسرائیل کو تسلیم کیا ہوا ہے اسرائیل کا ان کو ترقی کا موقعہ فراہم کرنا تو دور کی بات آج تک ان کے اور اسرائیل کے تعلقات میں وہ گرمجوشی پیدا نہیں ہو سکی جو اسرائیل اور بھارت کے درمیان ہے۔ یا جو اسرائیل اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بات صرف تسلیم کرنے سے نہیں بنے گی بلکہ اسرائیل سے ترقی کے اسباب حاصل کرنے کے لئے کفر اختیار کر کے مذہبی اشتراک بھی ضروری ہے۔

ایک بات یہ بھی کہی جا رہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لا کر یہود مدینہ سے "میثاق مدینہ" نامی معاہدہ کر کے ان کو تسلیم کیا تھا اس لئے ان لوگوں کی نظر میں اسرائیل کو تسلیم کرنا سنت نبوی ہے اور تارک سنت گناہ گار ہوتا ہے اس لئے ان کی خواہش یہ ہے کہ ہماری قوم اور ملک ترک سنت کے گناہ میں مزید مبتلا نہ ہوں اور اسرائیل کو تسلیم کر کے فوراً" سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

ہم انشاء اللہ اس بات کا جائزہ پیش کریں گے کہ میثاق مدینہ کیا ہے اس میں کونسی شرائط اور دفعات شامل ہیں اور آیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلیم کیا تھا یا آپ یہ بتانا چاہتے تھے کہ اسرائیل یہودی ایسی قوم ہے کہ یہ تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے ان سے ہمیشہ محتاط رہیں کبھی ان کے لئے نرم گوشہ اختیار نہ کرنا ورنہ نقصان کے ذمہ دار خود ہو گے۔

پہلے ہم میثاق مدینہ نقل کر کے یہود کی طرف سے اس کی مخالفت نقل کریں گے۔ اس کے بعد قرآن کریم سے یہود کی اسلام دشمنی اور صاحب اسلام سے اور اللہ اور رسول کی توہین کے دلائل پیش کریں گے اور جزیرۃ العرب سے یہود کے اخراج کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نقل کر کے فیصلہ مسلمانوں پر چھوڑیں گے کہ ان حالات اور واقعات کی روشنی میں ان کو تسلیم کرنا صحیح ہے کہ نہیں۔

میثاق مدینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ کے ساتھ جو معاہدہ فرمایا تھا اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریری عہد نامہ محمد نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے درمیان مسلمانان قریش و یثرب کے اور

یہود کے جو مسلمانوں کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ الحاق چاہیں ہر فریق اپنے اپنے مذہب پر قائم رہ کر امور ذیل کا پابند ہوگا۔

۱) قصاص اور خون بہا کے جو طریقے قدیم زمانہ سے چلے آرہے ہیں وہ عدل و انصاف کے ساتھ قائم رہیں گے۔

۲) ہر گروہ کو عدل و انصاف کے ساتھ اپنی جماعت کا فدیہ دینا ہوگا یعنی جس قبیلہ کا جو قیدی ہوگا اس کے چھڑانے کے لئے زر فدیہ دینا اسی قبیلہ کے ذمہ ہوگا۔

۳) ظلم اثم و عدوان اور فساد کے مقابلہ میں سب متفق ہوں گے اس بارے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے گی اگرچہ وہ کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۴) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے مقابلہ میں قتل کرنے کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں کسی کافر کی کسی قسم کی مدد کی اجازت ہوگی۔

۵) ایک ادنیٰ مسلمان کو پناہ دینے کا وہی حق ہوگا جو کسی اعلیٰ رتبہ کے مسلمان کو ہوگا۔

۶) جو یہود مسلمانوں کے تابع ہو کر رہیں گے ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہوگی ان پر نہ کسی قسم کا ظلم ہوگا اور نہ اس کے مقابلہ میں کسی کی کوئی مدد کی جائے گی۔

۷) کسی کافر یا مشرک کو یہ حق نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش کے کسی جان یا مال کو پناہ دے سکے یا قریش اور مسلمانوں کے مابین حائل ہو۔

۸) بوقت جنگ یہود کو جان و مال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہوگی۔

۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن اگر مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لازم ہوگی۔

۱۰) جو قبائل اس عہد اور حلف میں شریک ہیں اگر ان میں سے کوئی قبیلہ اس حلف اور عہد سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے علیحدگی اختیار کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

۱۱) کسی فتنہ پرداز کی مدد یا اس کو ٹھکانہ دینے کی اجازت نہ ہوگی اور جو شخص کسی بدعتی کی مدد کرے گا یا اس کو اپنے پاس ٹھکانہ دے گا تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے قیامت تک اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

۱۲) مسلمان اگر کسی سے صلح کرنا چاہیں تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک ہونا ضروری ہوگا۔

۱۳) جو کسی مسلمان کو قتل کرے اور شہادت موجود ہو تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ ولی مقتول دیت وغیرہ پر راضی ہو جائے۔

۱۴) جب بھی کوئی اختلاف یا جھگڑا پیش آئے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج۱ ص ۳۵۴ از علامہ کاندھلویؒ البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۲۴

علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں کہ یہ تین قبیلے تھے بنو قینقاع بنو نضیر بنو قریظہ سیرۃ النبی ج اول علامہ ابن کثیرؒ نے یہود بنو عوف یہود بنو نجار یہود بنی الحارث اور بنو ساعدہ بنو حشم اور بنو الاوس بنو ثعلبہ بنو جفنہ اور بنو شنطفہ کا ذکر

بھی معاہدہ میں لکھا ہے۔ البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۲۴

علامہ کاندھلویؒ لکھتے ہیں۔ مگر تینوں قبائل نے یکے بعد دیگرے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور اسلام کی دشمنی اور خلاف سازشوں میں پورا پورا حصہ لیا اور اپنے کیے کی سزا بھگتی۔ سیرۃ المصطفیٰ حصہ اول ص ۳۵۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے ساتھ یہ معاہدہ صلح و آشتی کیا لیکن یہود جن کی سرشت میں نقض عہد بدیانتی حسد مکروفریب دھوکہ وہی اپنے مفاد کا حصول شامل ہے نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بنو قینقاع

سب سے پہلے یہود بنو قینقاع نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کو توڑ ڈالا۔

علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ بنو قینقاع پہلے یہودی تھے جنھوں نے اس معاہدہ کو جو ان میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا تھا توڑا تھا اور جنگ بدر اور جنگ احد کی درمیانی مدت میں مسلمانوں سے لڑائی لڑی۔ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۴

نقض عہد کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بنو قینقاع کے بازار میں گئے اور ان کو جمع کر کے وعظ فرمایا کہ اے گروہ یہود اللہ سے ڈرو جیسے بدر میں قریش پر عذاب نازل ہوا کہیں تم پر نازل نہ ہو جائے اسلام کو قبول کرلو تو خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں تم اپنی کتاب میں بھی یہ لکھا ہوا پاتے ہو اور اللہ نے تم سے اس کا عہد بھی لیا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۵۲۱ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۵

یہود بنو قینقاع یہ سن کر بھڑک اٹھے اور کہا کہ تم اس دھوکہ میں ہرگز نہ رہنا کہ تم نے قریش پر فتح پائی قریش ایک ناتجربہ کار اور فنون حرب سے نابلد قوم تھی اور اگر ہم سے تمہارا مقابلہ ہوا تو تم دیکھ لوگے اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم کو کن لوگوں سے واسطہ پڑا ہے ہم مرد ہیں۔ سیرۃ المصطفیٰ حصہ دوم/ البدایہ والنہایہ جلد چہارم ص۵

علامہ زرقانی بحوالہ ابن سعد لکھتے ہیں۔ اصل میں تو یہود معاہدہ توڑ چکے تھے۔ الاکہ واقعہ بدر میں یہودیوں سے شورش کی اور حسد ظاہر کی اور عہد کو توڑا۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۳۶ زرقانی ج ۱ ص ۵۳۶

لیکن بظاہر ایک واقعہ رونما ہوا جس سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی ''ایک انصاری کی بیوی مدینہ کے بازار میں ایک یہودی کی دکان پر نقاب پوش دودھ فروخت کرنے کے لئے آئی۔ دوکاندار ان کا نقاب اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے انکار کیا یہودی نے ان کی لاعلمی میں ان کے کپڑے کا پلو پیچھے باندھ دیا تو جب وہ اٹھ کر چلیں تو کپڑا گر گیا وہ بے پردہ ہوگئیں یہودی اس بے حرمتی پر خوب کھل کھلا کر ہنسے اس خاتون نے ایک چیخ ماری جس پر ایک مسلمان نے تیش میں آکر اس بد خصلت یہودی کو قتل کر دیا۔ یہودیوں نے مسلمان کو قتل کر دیا۔ مسلمان اس واقعہ پر غضبناک ہوگئے اس طرح بنو قینقاع کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لبابہ بن عبدالمنذر کو مقرر فرما کر ان کی طرف بھیجا وہ اپنے قلعہ

میں داخل ہوگئے۔ بالآخر مجبور ہو کر سولہویں دن قلعہ سے نیچے اتر آئے۔

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منت سماجت کر کے ان کی جان بخشی کروائی اور قتل ہونے سے ان کو بچایا۔ لیکن اپنا مال و اسباب لے کر ان کو اذرعات ملک شام کی طرف جلا وطن ہونا پڑا۔ سیرۃ النبیؐ جلد اول / سیرۃ المصطفیٰ حصہ دوم / البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ ص ۵

بنو نضیر

میثاق مدینہ میں دوسرا بڑا قبیلہ یہود بنو نضیر کا تھا۔ ان کا معاہدہ کو توڑنے کا واقعہ اس طرح ہوا۔ کہ عمرو بن امیہ ضمری بعد معونہ سے واپس مدینہ منورہ آ رہے تھے راستہ میں قبیلہ بنو عامر کے دو مشرک ان کے ساتھ ہوگئے جب یہ تینوں مقام قناۃ پر پہنچے تو یہ لوگ باغ میں ٹھہر گئے جب دونوں مشرک سو گئے تو عمرو بن امیہ ضمری نے یہ سوچ کر کہ اس قبیلے کے سردار عامر بن طفیل نے ستر مسلمان شہید کئے ہیں فی الحال تو سب کا انتقام مشکل ہے بعض کا انتقام تو لے لوں اس لئے ان دونوں کو انہوں نے قتل کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے عہد و پیمان تھا لیکن عمرو بن امیہ کو اس کی خبر نہ تھی مدینہ پہنچنے پر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ تو ہمارا عہدو پیمان تھا اس لئے ان کی دیت خون بہا دینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپؐ نے دونوں کی دیت روانہ کر دی۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۱۴' طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۷' فتح الباری ج ۷ ص ۲۵۴

بنو نضیر بھی بنو عامر کے حلیف تھے اس لئے معاہدہ کے رو سے کچھ رقم دیت کی بنو نضیر کے ذمہ بھی واجب الادا تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیت کی رقم وصول کرنے کے لئے بنو نضیر کے پاس گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت طلحۃؓ' حضرت زبیرؓ' حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ' حضرت سعد بن معاذؓ' حضرت اسید بن حضرؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تھے۔ آپ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے۔

بنو نضیر نے بظاہر خندہ پیشانی سے آمادگی ظاہر کی لیکن درپردہ ایک آدمی مقرر کیا جو چھت پر چڑھ کر ایک بھاری پتھر پھینک دے تاکہ آپؐ اس کے نیچے دب کر مر جائیں۔ سلام بن مشکم نے ان کو کہا کہ ایسا نہ کرو اس لئے کہ اللہ کریم ان کو اس سازش کی خبر دے دیں گے اور یہ بدعہدی بھی ہے۔

جبرائیل امین نے آکر اس سازش کی اطلاع آپ کو کر دی آپ فوراً" واپس مدینہ طیبہ تشریف لے گئے جب بقیہ صحابہ آپ کی تلاش میں مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے ان کو بنو نضیر کی سازش کی خبر دی اور ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ بنو نضیر کے بہت مضبوط قسم کے قلعے تھے ان کو ان قلعوں پر گھمنڈ تھا وہ اس میں گھس گئے۔

کچھ منافقین کی حمایت اور حیی بن اخطب کے پیغام نے ان کا دماغ مزید خراب کر دیا تھا اسی دوران انہوں نے ایک اور سازش کی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنے ہمراہ تین آدمی لے آئیں ہمارے تین عالم آپ سے گفتگو کریں گے۔ اگر وہ مطمئن ہو کر مسلمان ہوگئے تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔

لیکن درپردہ ان کو کہا کہ اپنے ساتھ خنجر لے جاؤ جب وہ بات چیت کے لئے آئیں تو خنجر کا وار کر کے ان کو ختم کردیں اس سازش کی اطلاع نبی اللہ کریم نے آپ کو کردی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے محاصرے کا حکم دے دیا چھ یا پندرہ دن تک صحابہؓ نے ان کا محاصرہ کیا بالآخر وہ ذلیل و خوار ہو کر امن کے طلبگار ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دس دن کی مہلت دے کر مدینہ طیبہ سے جلا وطنی کا حکم دے دیا یہ مدینہ سے نکل کر خیبر اور وہاں سے ملک شام کی طرف چلے گئے۔ سیرۃ المصطفیٰ حصہ دوم / البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۷۷

بنو قریضہ

بنو نضیر مدینہ طیبہ سے نکل کر خیبر پہنچے وہاں جا کر انہوں نے بہت بڑی سازش شروع کردی۔ ان کے رؤسا میں سے سلام بن ابی **الحقیق**' **حیی** بن **اخطب**' کنانہ بن الربیع مکہ **معظمہ** چلے گئے اور قریش سے کہا کہ تم ساتھ دو تو اسلام کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے قریش آمادہ ہوگئے۔ پھر یہ قبیلہ **غطفان** کے پاس گئے ان کو لالچ دی کہ خیبر کے محاصل میں نصف حصہ ہمیشہ تمہیں دیا جائے گا۔ بنو اسد **غطفان** کے حلیف تھے اس لئے وہ بھی تیار ہوگئے۔ قبیلہ بنو سلیم قریش کی قرابت کی وجہ سے تیار ہوگئے۔ قبیلہ بنو سعد یہود کے حلیف ہونے کی وجہ سے تیار ہوگئے۔ الغرض مسلمانوں کے خلاف بہت بڑا (تیسیر فتح الباری) دس ہزار کا لشکر تیار ہوگیا۔ بنو قریضہ کے یہود اب تک اس پوری کاروائی سے لاتعلق تھے بنو نضیر نے ان کو ملانے کی کوشش کی **حیی** بن **اخطب** (ام المومنین سیدہ صفیہؓ) کے والد خود **قریظہ** کے سردار کعب بن اسد کے پاس گئے۔ اس نے ملنے سے انکار کر دیا۔ **حیی** بن **اخطب** نے کہا میں فوج کا بحر بیکراں لایا ہوں قریش اور تمام عرب امڈ آیا اور ایک محمدؐ کے خون کا پیاسا ہے یہ موقعہ ہاتھ سے جانے دینے کے قابل نہیں اب اسلام کا خاتمہ ہے کعب ابھی بھی راضی نہ تھا اس نے کہا کہ میں نے محمدؐ کو ہمیشہ صادق الوعد پایا ہے ان سے عہد شکنی خلاف مروت ہے لیکن **حیی** کا جادو رائیگاں نہ جا سکا بالآخر اس نے کعب کو راضی کر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو آپ نے تحقیق حال اور اتمام حجت کے لئے حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کو روانہ کیا اور ان کو فرمایا کہ اگر واقعتاً بنو قریضہ نے معاہدہ توڑ دیا ہو تو واپسی پر اس خبر کو مبہم لفظوں میں بیان کرنا تاکہ لوگوں میں بددلی نہ پھیلے ان دونوں حضرات نے بنو قریضہ کو معاہدہ یاد دلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ محمدؐ کون ہیں اور معاہدہ کیا چیز ہے۔ بنو قریضہ کی وجہ سے مخالف فوج میں بے حد اضافہ ہوگیا۔ قریش' یہود اور قبائل عرب کی فوجیں تین حصوں میں تقسیم ہو کر مدینہ منورہ کے تینوں اطراف سے اس طرح حملہ آور ہوئے کہ مدینہ کی زمین دہل گئی جس کے نتیجہ میں جنگ احزاب یا جنگ خندق ہوئی۔

الغرض جنگ احزاب میں مشرکین' یہود اور قبائل عرب کو سخت ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔ **قریظہ** نے احزاب میں اعلانیہ شرکت کی تھی تو وہ حسب وعدہ **حیی** بن **اخطب** کو ساتھ لائے جو اسلام کا بہت بڑا دشمن

تھا۔

اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ ان کا آخری فیصلہ کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب سے فارغ ہو کر حکم دیا کہ ہتھیار نہ کھولے جائیں اور قریظہ کی طرف بڑھیں۔ قریظہ اگر صلح و آشتی سے پیش آتے تو قابل اطمینان تصفیہ کے بعد ان کو امن دیا جاتا لیکن وہ مقابلہ کا فیصلہ کر چکے تھے فوج سے آگے بڑھ کر حضرت علیؓ ان کے قلعوں کے پاس پہنچے تو یہود نے اعلانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیں۔ الغرض ان کا محاصرہ کیا گیا تقریباً" ایک ماہ محاصرہ رہا بالآخر انہوں نے درخواست کی حضرت سعد بن معاذؓ جو فیصلہ کریں گے وہ ہمیں منظور ہوگا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ دیا کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں ان کو قتل کیا جائے۔ عورتیں بچے قید ہوں مال و اسباب غنیمت قرار دیا جائے یہ فیصلہ یہودیوں کے مذہب اور توراۃ کے مطابق تھا۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۶۵۳ البدایہ والنھایہ جلد چہارم ۷۷

میثاق مدینہ کے مندرجات اور وقعات آپ نے ملاحظہ فرما لئے مدینہ کے یہودیوں کی طرف سے اس معاہدہ امن کی صرف خلاف ورزی ہی نہیں بلکہ انہوں نے اور یہودیوں کو معاہدہ کی خلاف ورزی پر آمادہ کیا جو یہودی پرامن رہنا چاہتا تھا اس کو پرامن رہنے نہیں دیا اور صرف یہود کی بات نہیں بلکہ انہوں نے مشرکین کے پاس جا کر ان کو بھی آمادہ جنگ کیا اور تمام عرب قبائل کو اکٹھا کیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی ان کو نقض عہد سے باز رکھنے کی کوشش فرما رہے ہیں لیکن وہ اسلام کے خاتمہ اور بیخ کنی کی کوشش میں مصروف تھے نتیجہ جو نکلا وہ مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا۔ اب اس تفصیل کے بعد کون ذی عقل شخص اس کو یہود کے تسلیم کرنے کا معاہدہ کہہ سکتا ہے۔

پھر یہود اگر ایسے معاہدہ امن جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کسی نقض عہد کا احتمال ہی نہیں۔ کو برقرار نہ رکھ سکے اور اس کی خلاف ورزی کر کے ذلت اور رسوائی اپنے مقدر کی' تو اس زمانہ کے یہودی' اس زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ کس معاہدہ کی پاسداری کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی مقدس جماعت کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کو انہوں نے یک طرفہ طور پر ختم کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اس زمانہ میں ان سے یہ توقع کی جائے کہ اگر ان سے معاہدہ کر لیا جائے اور ان کو تسلیم کر لیا جائے تو پاکستان ترقی کر لے گا۔ ہمارے خیال میں یہ سوچ کسی مثبت فکر رکھنے والے محب اسلام محب وطن پاکستانی کی نہیں ہو سکتی۔ یہود سے خیر کی کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی ان میں شر کے علاوہ کوئی اور مادہ نہیں ہے۔

مولانا محمد اشرف ہمدانی کو صدمہ

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن اور ممتاز عالم دین کی اہلیہ محترمہ گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ادارہ لولاک مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے ایک پیغام میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی،

اُحمد ھاریادی انڈونیشیا بیان کرتے ہیں

(مولانا سعید احمد جلالپوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

مرزائی امت کا مقدر سیاہ ہے کہ ہمیشہ اسے ذلت کا سامنا رہا ہے' انہیں غیروں سے زیادہ اپنوں نے ہی گھائل کیا' تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں کہ فہرست طویل ہے اور تکلیف دہ بھی۔ اسے سب سے پہلا دھچکا اسوقت لگا جب مرزا جی نے محمدی بیگم کے نکاح کو اپنی حقانیت کی دلیل قرار دیا' مگر کیا کہے مرزا جی کے الہامی سسر اور محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کو کہ انہوں نے خانہ زاد نبوت کی سبز قدمی سے اپنے گھر کو ''معمور'' نہ ہونے دیا۔ دوسرا دھچکا اسوقت لگا جب آتھم ''نامعقول'' کے ساتھ مباہلہ ہوا اور اس بے ادب و گستاخ نے مرنے سے انکار کردیا۔ مرزائی امت نے پورا زور لگایا کہ آتھم مرجائے اور مرزائی نبوت کی بیل منڈھے چڑھ جائے مگر وہ ایسا سخت جان نکلا کہ پورا قادیان یااللہ آتھم مرجائے' یااللہ آتھم مرجائے' یااللہ آتھم مرجائے کی دعاؤں سے گونج اٹھا' قادیانی رائل فیملی کے مسلمہ ماہرین عملیات سے تعویذات لئے گئے' بکرے ذبح کئے گئے' کالے چنے پڑھ کر قادیان کے اندھے کنویں میں ڈلوائے گئے' لیکن اس ''کافر کے بچے'' نے قادیانی نبوت کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ تیسرا سب سے بڑا دھچکا اسوقت لگا' جب مرزا بشیرالدین محمود کے ''کارناموں'' کے چرچے قادیان کی حویلی سے نکل کر گھر گھر ہونے لگے اور مرزائی امت دو حصوں میں بٹ گئی حتی کہ عبدالرحمٰن مصری جیسا پکا قادیانی اپنے گھر میں خلافت کا ''بیج'' اگتے دیکھ کر چیخ اٹھا اور مرزا جی کی نبوت کو مجددیت میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کرلیا' جس کا نہایت ہی تابناک اور خوشگوار نتیجہ یہ نکلا کہ موصوف کی اولاد میں حافظ بشیراحمد مصری کو اللہ تعالیٰ نے قادیانیت پر دو حرف بھیج کر اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ اور ماشاءاللہ وہ ایمان کی دولت لیکر اس دنیا سے رخصت ہوئے اور جاتے جاتے مرزا طاہر احمد کو مباہلہ کا چیلنج بھی دے گئے۔ کچھ اسی طرح کا سانحہ جناب حسن محمود عودہ صاحب (جو

عربی النسل نوجوان تھے مگر قادیانیت کے دام میں پھنس گئے تھے) کے قادیانیت چھوڑنے پر ہوا۔ جناب حسن محمود عودہ صاحب' اس وقت بھی لندن کے مضافات سلاؤ میں رد مرزائیت میں بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ اب جبکہ مرزائیت مسلم دنیا میں گالی کا درجہ حاصل کرچکی ہے اور مشکل ہی سے کوئی مسلمان قادیانیت کے دام تزویر میں آتا ہے' سابق قادیانی مبلغ جناب احمد ہاریادی انڈونیشی بھی مسلمان ہوگئے اور انہوں نے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق مباہلہ کا ہتھیار خود مرزا طاہر پر آزمایا' اور وہ ایسا فٹ آیا کہ اب مرزا طاہر احمد صاحب کو نہ اگلتے بنتی ہے' نہ نگلتے۔ مرزا طاہر اس مباہلہ سے کس قدر حواس باختہ ہے اس کا اندازہ احمد ہاریادی اور مرزا طاہر کے ان خطوط سے لگایا جاسکتا ہے' جو شامل اشاعت ہیں۔

احمد ہاریادی صاحب سے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن میں ملاقات ہوئی موصوف انگلش اور عربی زبان لکھ اور پڑھ لیتے ہیں' جبکہ انڈونیشی ان کی مادری زبان ہے۔ نہایت سمجھدار' ہنس مکھ اور ستھرا ذوق رکھتے ہیں' میں نے ان سے ترک مرزائیت کے سلسلہ میں کچھ سوالات کئے تو انہوں نے عربی زبان میں نہایت جچے تلے الفاظ میں جواب دیئے اور خواہش ظاہر کی کہ پاکستان بھر میں میری یہ آواز پہنچائی جائے اور یہ بھی کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے توسط سے قادیانیت سے اپنی برات کا اعلان اور مرزا طاہر احمد کے نام مباہلہ کا چیلنج دنیا بھر میں پہنچانا چاہتا ہوں۔ وہ ایک ماہ تک دفتر میں مقیم رہے اور ہر آدمی سے کہتے مجھے مرزا طاہر احمد سے مناظرہ' مناقشہ اور رودررو مباہلہ کرنا ہے۔ میری مرزا طاہر احمد سے ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے ۱۲ویں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن میں بھی اپنے عربی خطاب میں (جس کا ترجمہ جناب مولانا منظور احمد الحسینی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن نے کیا) یہی کہا کہ میں اس کانفرنس کے ذریعہ مرزا طاہر احمد کو مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں اور اسے ہر طرح کے مناظرہ اور مناقشہ کی دعوت دیتا ہوں۔

ذیل میں ہم موصوف کے خیالات و جذبات خود ان کی زبانی نقل کرتے ہیں۔

جناب احمد ہاریادی صاحب نے فرمایا "میں کدیری شرقی جاوا انڈونیشیا میں ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوا۔ پیدائشی مسلمان تھا' کدیری میں ابتدائی تعلیم حاصل کی' اعلیٰ تعلیم کیلئے شرقی جاوا کے مرکزی شہر سرابیا کا سفر کیا' ۱۹۷۱ء میں وہاں بشیر کن نامی ایک قادیانی سے ملاقات ہوئی جو اصلاً "پاکستانی تھا' مگر اب انڈونیشیا کا رہائشی ہے' اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب پڑھنے کیلئے دیں۔ دینی معلومات نہ

ہونے اور دین کی طرف میلان کے باعث اس کی باتوں کو ہی دین سمجھا اور کسی قدر متاثر ہونا شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ قربت بڑھتی گئی تا آنکہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں اس نے نہایت عیاری سے مجھ سے قادیانیت کی بیعت کا فارم پر کرایا اور میں نے بنڈونگ کے مربی میاں عبدالحی' جو پاکستان سے مبعوث تھے' کے ہاتھ پر بیعت کی اور باقاعدہ قادیانی سلسلہ میں داخل ہوگیا۔ میری تربیت شروع ہوگئی اور ایک ہفتہ بعد جکارتہ میں خدام الاحمدیہ کا معلوماتی مقابلہ ہوا جس میں ملک بھر کے قادیانی نوجوان شامل ہوئے اس میں مجھے بھی بطور خاص شریک کیا گیا۔ میں اس مقابلہ میں اول آیا' مجھے بہت سارے انعامات سے نواز کر میری حوصلہ افزائی کی گئی۔ میری معلومات اور قادیانیت سے دلچسپی کے باعث قادیانی مبلغین اور مربیوں نے ربوہ پاکستان میں قادیانی مبلغ کے کورس کیلئے بھیجنے کی ترغیب دی اور کوشش کی' مگر انہی دنوں ربوہ اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے مسلمان طلبہ پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ کی پاداش میں قادیانیوں کی جانب سے تشدد کا واقعہ رونما ہوا اور ۱۹۷۴ء کی تحریک شروع ہوگئی۔ یوں میں پاکستان مربی کورس کیلئے نہ جاسکا۔ بہرحال میں نے اپنے شوق سے قادیانیت کی اچھی خاصی معلومات حاصل کرلیں۔ اور میں مقامی علماء کے پاس جاجا کر بحث و مناظرے کرنے لگا' ظاہر ہے ان علماء کو قادیانی دجل و فریب سے چنداں واقفیت نہ تھی اور میں قادیانی لٹریچر ازبر کرچکا تھا اس لئے مجھ سے کوئی جیت نہ سکتا تھا' حتیٰ کہ انڈونیشیا کے بہت بڑے عالم اور مفسر جناب علامہ حاجی عبدالمالک کریم اللہ المعروف حمکا سے میں جا الجھا اور انہیں بھی اپنے خیال میں لاجواب کردیا۔

اگست ۱۹۷۵ء میں مجھے قادیان اور ربوہ کا سفر کئے بغیر اطلاع دی گئی کہ تمہیں صومالیہ کے جزیرہ سوماترا کا مبلغ بنادیا گیا ہے۔ میں مبلغ بن کر صومالیہ چلا گیا۔ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۷ء تک میں وہاں کا مبلغ اور مربی رہا کچھ عرصہ بعد مجھے صومالیہ سے جکارتہ کا مبلغ بنادیا گیا' اسی اثناء میں مجھے مرزا بشیرالدین محمود کے ترجمہ قرآن کو عربی سے انڈونیشی زبان میں منتقل کرنے والی تحقیقی کمیٹی کا رکن نامزد کردیا گیا' میں جکارتہ میں ہی تھا کہ ۱۹۷۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھے ربوہ پاکستان اور پھر قادیان بھیجا گیا' جہاں میں نے قادیان اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ دیکھا اور میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر کے پاس کھڑے ہوکر اپنی عقیدت و محبت کے آنسو بہائے اور خوب رویا' اس کے بعد میں جکارتہ آگیا تین سال وہاں مبعوث رہنے کے بعد مجھے شرقی جاوا کے جزیرہ بالی میں مربی مقرر کیا گیا وہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے' چھ ماہ تک وہاں رکھا گیا یہ ۱۹۸۰ء کی بات ہے' اس کے بعد مجھے جزیرہ لمبنو کا مربی

بنایا گیا۔ یہ جزیرہ بالی کی شرقی جانب ہے جس میں سو فیصد مسلمان آباد ہیں اس جزیرہ میں میرا تقریباً ۷۰ علماء سے تین مسائل میں مناظرہ ہوا یعنی:

(۱) حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام

(۲) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی آسکتا ہے؟

(۳) کیا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مہدی و مسیح موعود میں سچا تھا یا نہیں؟

ان علماء کو میں نے مناظرہ کے بعد ایک خط کے ذریعہ دعوت مباہلہ دی میرا وہ خط میرے اس رسالہ کے صفحہ ۴۰ پر درج ہے جس میں 'میں نے قادیانیت قبول کرنے اور چھوڑنے کی تفصیلات ذکر کی ہیں۔ (میرا یہ رسالہ انڈونیشی زبان میں مطبوعہ موجود ہے)

بہرحال وہاں کے مقامی علماء اس فتنہ سے کما حقہ واقفیت نہ رکھنے کی بناء پر مباہلے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ ایک سال تک یہی سلسلہ جاری رہا اسی اثناء میں حاجی عرفان نامی ایک عالم سے ملاقات ہوئی ان سے مناظرہ ہوا اور پھر میں نے اس کو بھی دعوت مباہلہ دی اور کہا کہ مرزا غلام احمد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ اپنے دعویٰ میں سچا تھا یا جھوٹا؟ حاجی عرفان صاحب نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی سو فیصد جھوٹا' دجال' کذاب اور مرتد تھا میں نے ان سے کہا کیا آپ سو فیصد یہی اعتقاد رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے سو فیصد یقین ہے۔ اس پر میں نے کہا آپ اس پر حلف اٹھائیں' اور ٹھیک یہی مطالبہ حاجی صاحب نے مجھ سے کردیا۔ چونکہ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوؤں میں سچا ہے اس لئے میں نے حلف اٹھایا اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعوؤں میں سچا تھا اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر تین مہینے کے اندر' اندر ایسا عذاب نازل کرے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اس پر حاجی عرفان صاحب نے یہ قسم اٹھائی کہ اگر میں اپنے اعتقاد میں جھوٹا ہوں تو تین مہینے کے اندر اندر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا ایسا عذاب نازل ہو جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اسی کے ساتھ میں نے حاجی عرفان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر تین مہینے کے اندر اندر تجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہوا تو آپ میری گردن کاٹ سکتے ہیں' اس پر میرے اور ان کے حلف کی تحریر تیار کی گئی اور دونوں کے دستخط لئے گئے اور اس مباہلہ کی تقریباً چار ہزار فوٹو اسٹیٹ تیار کی گئی یہ چودہ جولائی ۱۹۸۳ء کا قصہ ہے۔

اس کے ایک دن بعد یعنی ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو میں نے مرزا طاہر احمد کو خط لکھا اور اس میں'

میں نے حاجی عرفان سے اپنے مباہلہ کی روئیداد لکھی اور مباہلہ پر مبنی تحریر کا فوٹو بھی اپنے خط میں بھیج دیا۔ اس پر مرزا طاہر احمد نے جواب دیا کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

R A B W A H

4 Zahur 1362.

4 August 1983.

Dear Ahmad Hariadi Al Pancery,

Assalamo Alaikum.

Thank you for your detailed letter of the 15th July, 1983/Wafa 1362.

May Allah bless you with His eternal favour and grant you the best of this life and of the life to come.

May He further strengthen your faith in Islam and charge you with renewed vigour and determination to serve His cause.

May Allah guide you to the right path and guard you against all evil. Ameen.

Yours Sincerely,

(MIRZA TAHIR AHMAD)
Khalifatul Masih IV

8 AUG 1983

Mr. Ahmad Hariade,
Indonesia.

”اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے‘ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام پر مضبوطی عطا فرمائے‘ صراط مستقیم عطا فرمائے اور برائیوں سے بچائے۔“

اس سے میرا اعتقاد و عقیدہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگیا کہ خلیفہ صاحب نے میرے لئے دعا فرمائی ہے‘ میں ضرور کامیاب ہوں گا اور میرا دشمن تین ماہ کے اندر اندر ہلاک ہوگا۔ میں نے اس

خط کے بعد اٹھتے‘ بیٹھتے‘ سوتے جاگتے اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگی کہ یا اللہ حاجی عرفان عذاب میں مبتلا ہو جائے اور میں کامیاب ہو جاؤں‘ اس کے علاوہ میں نے اپنے معتقدین سے کہا کہ تم اس مباہلہ کی کامیابی کیلئے صدقہ کے بکرے ذبح کرو۔ چنانچہ اس قادیانی مرکز جس میں‘ میں رہتا تھا ےابکرے ذبح کئے گئے اور رو‘ رو کر دعا الگ کی گئی‘ میں رات کو تہجد میں خوب دعا کرتا اور یہ بھی کہتا اے مقلب القلوب! حاجی عرفان کا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف دل پھیر دے ورنہ اسے عذاب میں مبتلا کردے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے‘ چونکہ اس وقت مرزائی تعلیمات کا مجھ پر خوب خوب اثر تھا اس لئے اپنی ہدایت کے بجائے مخالف کی ہلاکت کی دعا مانگتا رہا‘ چونکہ میرے اور حاجی عرفان کے مباہلہ پر مشتمل چار ہزار فوٹو اسٹیٹ ملک بھر میں پھیل چکی تھیں اور اس حق و باطل کے معرکہ کی خبریں خوب گرم تھیں کہ تین ماہ تک حاجی عرفان ہلاک نہ ہوا تو وہ میری گردن کاٹ سکے گا۔ اس لئے تین ماہ گزرنے سے ایک ہفتہ قبل پولیس نے مجھے گرفتار کرلیا اور پولیس اسٹیشن لے جاکر مجھے میری وہ تحریر دکھائی جس میں‘ میں نے لکھا تھا کہ اگر میں جھوٹا ثابت ہو جاؤں تو میری گردن کاٹ دی جائے اور کہا کیا یہ تیری تحریر ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ اسی طرح حاجی عرفان سے کہا کہ اگر احمد ہاریادی غائب ہوگیا یا اسے قتل کیا گیا تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔

تین ماہ پورے ہوگئے تو میں نے ایک ایسے قادیانی سے جو حاجی عرفان کا پڑوسی تھا پوچھا کہ حاجی عرفان کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا وہ بالکل ٹھیک ہے میں نے ابھی ابھی اسے دیکھا ہے وہ اپنے گھر کے سامنے اپنے شاگردوں کے ساتھ باتیں کررہا تھا‘ اس پر میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے کیوں ہوا؟ میں غلطی پر ہوں یا مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی غلط تھی کیونکہ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”میں اسکو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کرے گا“ اس وعدہ الٰہی کے باوجود مرزا صاحب کے اس دشمن کو اللہ تعالیٰ نے آخر کیوں ہلاک نہیں کیا؟ چنانچہ رفتہ رفتہ میرے دل میں قادیانیت کے خلاف شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے اور آہستہ آہستہ میرے دل سے قادیانیت نکلنے لگی‘ پہلے اس کی حقانیت پر سو فیصد یقین تھا تو اب اسی فیصد پھر پچاس فیصد تک رہ گیا۔ جب میرے مغلوب ہونے کی اطلاع قادیانی مرکز کو ہوئی تو مرکز کی جانب سے مجھے کہا گیا کہ تم جزیرہ لمبنو سے جزیرہ مالی کی طرف چلے جاؤ مگر میں نے قادیانی مرکز کی بات ماننے سے انکار کردیا اور میں نے جزیرہ لمبنو کو نہیں چھوڑا اور میں حاجی عرفان صاحب کے آنے کا انتظار کرتا رہا مگر وہ نہ آئے یہاں تک

کہ مباہلہ کی تاریخ سے دو ہفتے اوپر ہوگئے تو حاجی عرفان اپنے سینکڑوں ساتھیوں کے ہمراہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میرا اور آپ کا مباہلہ ہوا تھا مدت مقررہ تین ماہ گزر گئے اور مجھ پر اللہ کا عذاب نازل نہیں ہوا۔ آپ نے کہا تھا اگر تین ماہ کے اندر اندر مجھ پر اللہ کا عذاب نازل نہ ہوا تو میں آپ کی گردن کاٹ دوں لہٰذا اپنی گردن لایئے تاکہ میں اسے کاٹ کر یہ اعلان کرسکوں کہ آپ جھوٹے ثابت ہوئے اور مرزا غلام احمد کذاب' دجال اور مرتد تھا۔ اس پر میں نے آگے سے جوابی تقریر شروع کردی' حاجی عرفان نے کہا میں تمہاری تقریر سننے نہیں آیا۔ حسب معاہدہ گردن لایئے تاکہ میں اسے کاٹ کر اعلان حق کرسکوں' بہرحال حسب معاہدہ میں نے اپنے آپ کو پیش کردیا قریب تھا کہ حاجی عرفان صاحب میری گردن کاٹ دیتے مگر انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے پرامید ہوں کہ تجھے ہدایت نصیب ہوجائے اس لئے میں تیری گردن نہیں کاٹتا اس کے ساتھیوں نے کہا اگر تم اس کی گردن نہیں کاٹتے تو ہم اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ حاجی عرفان نے ان کو بھی منع کردیا اسی اثناء میں فریقین کے تحفظ کے لئے پولیس آگئی مجھے اور حاجی عرفان کو گرفتار کرکے لے گئی۔

اس سانحہ کے بعد میرے دل میں شکوک و شبہات نے کثرت سے جنم لینا شروع کردیا کہ ایک طرف تو مرزا غلام احمد کشتی نوح میں لکھتا ہے کہ "میری روح ہر اس قادیانی کی مدد کو آئے گی جو مخلص ہوگا اور یہاں باوجود اخلاص کے میں بری طرح شکست کھاچکا ہوں مگر مرزا صاحب کی روح نے آکر ہی نہیں دیا۔ اس ذہنی کشمکش کے طوفان بلاخیز کے سامنے میں مجبور ہوگیا اور قادیانیت کی صداقت کی فلک بوس عمارت مجھے زمین بوس ہوتی نظر آئی' میں تین دن کے بعد مجبوراً" جزیرہ لمبنو سے جزیرہ مالی چلاگیا' اب میں قادیانیت کو چھوڑنا چاہتا تھا مگر حالات اور معاملات سے اس قدر مجبور تھا کہ چاروں طرف سے مجھے مشکلات نظر آتی تھیں کہ کہاں سے کھاؤں گا؟ گھر کہاں سے لاؤں گا؟ بچوں کا کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ گویا میں ہر طرف سے قادیانی حصار میں جکڑا ہوا تھا اسی اثناء میں مجھے جزیرہ مالی سے جاوا شرقیہ کے شہر مادیون کے مربی بن جانے کے احکامات موصول ہوئے اور میں بادل نخواستہ وہاں چلاگیا۔ اب مجھ میں وہ جذبہ نہیں تھا جو اس سے قبل تبلیغ قادیانیت کے سلسلہ میں اپنے اندر پاتا تھا جبراً" و قہراً" اور اپنی مجبوری کی وجہ سے میں بہرحال ان کے ساتھ چل دیا۔ مگر دل کی خلش اور قلق کے باعث میں اس جستجو میں تھا کہ کوئی ملازمت مل جائے تو میں اس منحوس جماعت کو چھوڑ کر ترک قادیانیت کا اعلان کرسکوں۔ اس سلسلہ میں' میں نے پانچ بار برونائی کا سفر کیا قادیانی

مرکز کی جانب سے مجھے بار بار روکا گیا کہ خلیفہ کی اجازت کے بغیر آپ ملک سے باہر نہیں جاسکتے' میں نے ان کی ایک نہ سنی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مجھے مالینویا میں ملازمت مل گئی۔ اور میں "مونسسہ الارقم بالدعوۃ" یعنی اسلامی فاؤنڈیشن میں صرف و نحو کا استاد مقرر ہوگیا اس وقت میں نے وہاں کے اخبار الوطن اور ہفتہ وار جریدہ اسلامیہ اور روزنامہ سینگاپور کے صحافیوں کے سامنے قادیانیت سے برات کا اعلان کردیا۔ یہ تین سے گیارہ اپریل ۱۹۸۶ء کا واقعہ ہے اس کے بعد قادیانیوں کی جانب سے ہر طرح کا رابطہ ختم ہوگیا' اور میں نے اپنے قادیانیت سے نکلنے کی وجوہات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی" اس میں' میں نے واضح کیا کہ دس سال تک قادیانی مبلغ ہونے کے باوجود میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟ میں نے اس کتاب کو تین ابواب پر تقسیم کیا:

۱- قادیانیت سے قبل کے حالات

۲- قادیانیت میں داخل ہونے کے بعد کے حالات

۳- قادیانیت سے نکلنے کے اسباب و وجوہات

یہ کتاب انڈونیشی زبان میں ۷۶ صفحات پر مشتمل مطبوعہ موجود ہے اس میں' میں نے مرزا طاہر احمد کو دعوت مباہلہ بھی دی ہے۔

دو سال تک میں مالینویا میں رہا' اسی اثناء میں میری یہ کتاب شائع ہوئی۔ اس کے تمام تر مصارف رابطہ عالم اسلامی انڈونیشیا نے برداشت کئے' اسی بناء پر رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے رابطہ عالم اسلامی انڈونیشیا کو لکھا کہ اس شخص کا ہر طرح کا تعاون کیا جائے اور اس کے تمام مصارف رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے پورے کئے جائیں۔ میں واپس انڈونیشیا آگیا اور مجھے رابطہ کی جانب سے مبلغ نامزد کردیا گیا۔ تب میری اور مرزا طاہر احمد کی خط و کتابت شروع ہوگئی اور میں نے مرزا طاہر احمد کو دوبارہ مباہلہ کا چیلنج دے دیا:

احمد ہاریادی کا مرزا طاہر احمد کو مباہلہ کے چیلنج کا خط:

"جناب مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ رابع مسیح کذاب' حال ساکن لندن

(۱) اس بناء پر کہ میں نے اپنی کتاب "میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی" میں آپ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔

(۲) آپ نے ۴ اور ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء کے خطبات جمعہ مسجد الفضل لندن میں اس کا تذکرہ کیا تھا کہ میں عالم اسلام کے علماء اور خصوصاً" علماء پاکستان سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں بلکہ آپ نے علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور اسی مناسبت سے آپ نے مباہلہ کی ایک تحریر علماء اسلام خصوصاً" علماء پاکستان کے نام بھیجی تھی۔ اسی طرح اس کی ایک کاپی آپ نے مجھے (احمد باریادی) کو بھی بھیجی تھی کہ میں اس پر دستخط کرکے آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کی صف میں شامل ہوجاؤں۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب انجام آتھم ص ۶۵-۶۶ میں لکھتا ہے کہ مباہلہ پر طرفین کی جانب سے دستخط ہوجانے کے بعد ایک سال کے اندر اندر جھوٹے پر اللہ کی لعنت کا ظہور ہوجاتا ہے۔

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی اکثر و بیشتر اپنے مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دیا کرتا تھا۔

ان چار نقاط کی بنیاد پر میں آپ کے پاس مباہلہ کی تحریر کی ایک مختصر کاپی بھیج رہا ہوں آپ اس پر فوراً" دستخط کردیں تاکہ اسے اخبارات و رسائل میں شائع کیا جائے تاکہ پوری دنیا پر حقیقت حال واضح ہوجائے۔ میں تمہیں اس تحریر پر فوراً" دستخط کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے دستخط نہ کئے تو آپ قسم میں حانث ہوجائیں گے۔ آپ دستخط کرکے مردانگی دکھایئے ہیجڑوں کا کردار ادا نہ کیجئے۔

جب آپ مباہلہ کی تحریر پر دستخط کرلیں تو اس کا فوٹو فوراً" مجھے بھیج دیں تاکہ اسے شائع کیا جاسکے۔ اگر آپ مباہلہ کے سلسلہ میں جکارتہ آنا چاہیں تو آپ کے آنے جانے کا ٹکٹ میرے ذمہ ہوگا۔ اگر اس مقصد کے لئے ہمیں اپنے مستقر لندن میں بلانا چاہیں تو ہم اپنے ٹکٹ پر وہاں حاضر ہونے کو بھی تیار ہیں۔

سنئے! میں آپ کے جواب کی انتظار میں رہوں گا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ اپنی قسم سے منحرف نہیں ہوں گے۔

احمد باریادی سابق قادیانی مبلغ انڈونیشیا

۱۷ محرم ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء"

احمد باریادی کا مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں احمد باریادی دس سالہ سابق قادیانی مبلغ اس خط مباہلہ کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں اور قسم اٹھاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ اپنے دعوئ نبوت و رسالت میں

جھوٹا' مفتری اور کذاب و دجال تھا۔ اور وہ اپنے الہامات میں (جن کے بارے میں وحی کا دعویدار ہے) بھی جھوٹا اور مفتری تھا یہ سب اس کے اپنے ذاتی خیالات و اوہام تھے۔ اگر میں اپنے حلف مباہلہ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔"

احمد ہاریادی' انڈونیشیا

۲۰ اگست ۱۹۸۸ء مطابق ۷ا محرم ۱۴۰۹ھ

احمد ہاریادی نے دعوت مباہلہ اور اپنے خط کے ساتھ مرزا طاہر احمد کو ایک تحریر بھیجی کہ اگر آپ مجھ سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں تو اس تحریر پر دستخط کر دیں:

"میں طاہر احمد مسیح کا چوتھا خلیفہ اور عالمی جماعت احمدیہ کا سربراہ (احمد ہاریادی) کے اس خط کے جواب میں قسم کھاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ' جس نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تھا اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔ اور اس نے جو کچھ بیان کیا وہ اللہ کی جانب سے بچی وحی تھی' وہ اس کے ذاتی خیالات و اوہام نہیں تھے' اس لئے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ بے شک احمد ہاریادی پر (جو کہ مرزا غلام احمد کو مانتا ہے) عنقریب اللہ تعالیٰ کی لعنت کی مار پڑے گی اور وہ اس مباہلہ نامہ پر دستخط کرنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر ذلیل و رسوا ہو کر مر جائے گا۔ اور اگر اس پر ایک سال کے اندر اندر مصیبت (عذاب) نازل نہ ہوئی تو میں اور پوری دنیا کے تمام احمدی' قادیانی مذہب چھوڑ کر اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ پھر ہم سب دین اسلام میں (جو کہ حق ہے) شامل ہو جائیں گے۔"

طاہر احمد خلیفہ مسیح رابع

اس کے جواب میں مرزا طاہر کی طرف سے ربوہ کے وکیل تبشیر منصور احمد نے انڈونیشیا کے قادیانی امیر کو لکھا:

AHMADIYYA MUSLIM FOREIGN MISSIONS OFFICE

مکرم امیر صاحب انڈونیشیا

T. 5339
16.10.88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی چٹھی 6432 / 26-9-88 موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ۔ آپ نے احمد ہاریادی

کے مباہلہ کے چیلنج کے بارہ میں تفصیل تحریر کی ہے اور یہ رائے دی ہے
کہ اس کے مقابل پر حضور انور کا دستخط کرنا مناسب نہیں۔ یہ سب تفصیل
خدمت اقدس میں پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
نے فرمایا ہے کہ۔ احمد ہریادی سے کہیں کہ مباہلہ کو کسی اخبار میں شائع
کرا دیں۔ یہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو کثرت سے تائید و
نشانوں سے نوازے۔

والسلام،
خاکسار
[illegible]
وکیل التبشیر

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
27 OCT 1998

دوسری طرف مرزا طاہر نے انڈونیشیا کی تمام قادیانی جماعتوں کو لکھا کہ ہر نماز کے بعد احمد ہاریادی کی ہلاکت کی دعا کریں اور ہر مرکز ایک ایک بکرا ذبح کرے چنانچہ اس مقصد کے لئے کئی سو بکرے ذبح کئے گئے۔

اس کے بعد میں نے انڈونیشیا کے قادیانی مراکز کو تقریباً "ایک سو خطوط لکھے کہ مرزا طاہر احمد کو میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے مگر وہ میرے مقابلہ میں نہیں آتا۔ مرزائیوں نے مرزا طاہر احمد کو لکھا کہ اگر آپ سچے ہیں اور احمد ہاریادی جھوٹا ہے اور وہ مباہلہ کا چیلنج بھی آپ کو دے چکا ہے تو اس پر اللہ کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا اور وہ ہلاک کیوں نہیں ہوتا؟ اس پر مرزا طاہر احمد اور قادیانی مربی انہیں جواب دیتے رہے کہ عنقریب احمد ہاریادی پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

لیکن جب انڈونیشی قادیانیوں کی جانب سے میرے اور حاجی عرفان کے مباہلہ کے نتیجے میں میری شکست اور میرے قادیانیت سے تائب ہونے اور حاجی عرفان کی فتح کے سلسلہ میں مرزا طاہر پر دباؤ بڑھا تو مرزا طاہر نے نہایت غصہ میں انڈونیشیا کے قادیانیوں کے نام اردو زبان میں پندرہ صفحات پر مشتمل ایک خط بھیجا اور لکھا کہ لازم ہے کہ یہ احمدیوں کو پڑھ کر سنایا جائے' کہ میں احمد ہاریادی کے مباہلے سے بری ہوں میرا اور احمد ہاریادی کا مباہلہ نہیں ہوا بلکہ یہ ان ملعون انڈونیشی احمدیوں کا

فعل ہے یہ انہوں نے مباہلہ کیا تھا۔ لہٰذا میں اس سے بری ہوں۔

میری مباہلہ والی کتاب شائع ہوئی تو میں نے قادیانی مراکز میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ نسخے بھیجے تاکہ ان کو حقیقت معلوم ہو سکے۔ اس کتاب میں' میں نے واضح کیا کہ میرا حاجی عرفان سے مباہلہ ہوا' میں نے شکست کھائی' اس لئے کہ قادیانی مذہب جھوٹا ہے پھر میں نے مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر وہ آج تک میرے مقابلہ میں نہیں آیا۔

خلاصہ یہ کہ پوری مرزائی امت نے میرے خلاف بددعائیں کیں' کئی سو بکرے ذبح کئے گئے کہ کسی طرح ہمارے گلے کا کانٹا احمد باریادی مرجائے اور ہم مسلمانوں کو دھوکہ دے سکیں۔

لیکن آج تک میں الحمدللہ ٹھیک ہوں ہاں البتہ میرے اس مباہلہ کے بعد مرزا طاہر احمد کی بیوی اور قادیانی مرکز انڈونیشیا کے امیر محمود احمد چیمہ کی بیوی مرگئی۔

یہ میری صداقت اور مرزا طاہر کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے' بہرحال میں اس کے بعد برمنگھم میں بارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس ۱۹۹۷ء میں بھی مرزا طاہر احمد کو رودررو مناقشہ' مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے چکا ہوں۔ اب میں اس تحریر کے ذریعہ پھر مرزا طاہر احمد کو چیلنج دیتا ہوں' اگر وہ یہاں انڈونیشیا آنا چاہیں تو اس کے سفر کے تمام مصارف ہمارے ذمہ ہوں گے' بڑے شوق سے آئے اور اگر وہ یہاں آنا پسند نہ کریں تو ہمیں جہاں فرمادیں اپنے اخراجات پر آنے کو تیار ہیں۔

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

میں ایک بار پھر مرزا طاہر کو مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں اور انہیں دعوت دیتا ہوں کہ چند روزہ عیش کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں' بلکہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوکر اپنے آپ کو جہنم کی آگ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ادارہ کا

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر۲۴: یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرزا قادیانی کے زنا کے اس حوالہ سے مرزائی بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں۔ لیکن اگر یہی الزام مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے تو اس سے مرزائیوں کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی۔

جواب: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب دافع البلاء کے آخری ٹائٹل پیج روحانی خزائن ص ۲۲۰ ج ۱۸ پر لکھا ہے۔

”لیکن مسیح علیہ السلام کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر ہاتھ ملایا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس کا یہ نام رکھنے‘ سے مانع تھے۔“

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے چار باتیں ثابت ہوئیں

نمبر۱: مسیح شراب پیتا تھا۔

نمبر۲: فاحشہ عورت اپنی بدکاری کے مال سے خریدا ہوا عطر ان کے سر پر لگاتی تھیں۔

نمبر۳: فاحشہ عورتیں اپنے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے جسم کو چھوتی تھیں۔

نمبر۴: غیر محرم جوان عورت مسیح علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

ان گناہوں میں ملوث ہونے کے باعث مسیح علیہ السلام کا نام قرآن میں حصور نہیں رکھا گیا۔

اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔

نمبر۱: مرزا قادیانی نے عیسائیوں کی کتابوں سے مسیح علیہ السلام پر الزام نہیں لگایا بلکہ مسیح علیہ السلام کے دامن کو داغ دار کرنے کے لیے قرآن سے استدلال کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

نمبر۲: پھر استدلال بھی کیسا بودا اور بے ہودا ہے اگر قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کو ان گناہوں کے باعث ان کو حصور نہیں کہا تو قرآن مجید میں باقی انبیاء علیہم السلام حضرت آدم‘ حضرت نوح خود حضرت محمد علیہم السلام کو بھی حصور نہیں کہا گیا۔ کیا ان کو بھی حصور نہ کہنے کی یہی وجہ تھی نعوذ باللہ۔ کہ ان سے بھی یہی گناہ ہوا ہے۔

اصلی واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ازلی بدبخت بدترین دشمن تھا آپ کی والدہ

کے متعلق مرزا نے لکھا ہے کہ "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکے رکھا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اسرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔

کشتی نوح ص ۱۶ روحانی خزائن ص ۱۸ ج ۱۹ اور ازالہ اوہام کے ص ۷ ۱۲ کے حاشیہ روحانی خزائن ص ۲۵۴ ج ۳ پر لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔

کشتی نوح کے ص ۱۶ پر لکھا ہے آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے خاندان کے متعلق لکھا کہ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ) روحانی خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱

یہاں اس حوالہ میں دادیاں کا لفظ توجہ طلب ہے دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو اور دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو مرزا قادیانی حضرت مسیح کی دادیاں کے لفظ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق لکھا ہے۔

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین اور خدائی کا دعوی کرنے والا

(حوالہ کے لئے مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱)

مسیح علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ کا حاشیہ) روحانی خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱

مرزا قادیانی نے اسی ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۷ روحانی خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱ پر لکھا ہے کہ "آپ کے ہاتھ میں سوائے فریب اور مکر کے کچھ نہ تھا" اعجاز احمدی کے ص ۱۴ روحانی خزائن ص ۱۲۱ ج ۱۹ پر لکھا ہے۔ ہائے کس کے آگے ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشن گوئیاں صاف طور پر جھوٹ نکلیں۔

مرزا قادیانی نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو دل زار و افسوسناک' اندوہناک' شرمناک قابل نفرت توہین کی ہے۔ اس پر استاذ محترم مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مرحوم کا مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے "حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں" جو دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے مل سکتا ہے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

سوال نمبر ۲۵: ہمیں قادیانیوں کا ایک ورق چھوٹا سا اشتہار ملا ہے۔ جس کا عنوان ہے "تلاش کریں"۔ ان پیش گوئیوں کا مصداق کون اور کہاں ہے۔ اس میں قادیانیوں نے سب سے پہلے نمبر پر ابن ماجہ کی روایت نقل کی ہے۔ **لا مہدی الا عیسیٰ** یعنی مہدی اور مسیح ایک ہیں۔

جواب: یہ روایت ابن ماجہ کے صفحہ ۲۹۲ (مطبع نور محمد آرام باغ کراچی) پر ہے۔ اس کے حاشیہ پر شاہ عبد الغنی مجددی فرماتے ہیں قال الذھبی فی المیزان ہذا خبر منکر تفرد بہ یونس بن عبد الاعلی عن الشافعی.... قال حدثت عن الشافعی فھو علی ہذا منقطع الا ان جماعۃ ردوہ عن یونس قال حدثنا عن الشافعی والصحیح انہ لم یسمعہ منہ.... قال الازدی منکر الحدیث وقال الحاکم مجھول...... قال الحافظ جمال الدین المزی فی التھذیب قال ابوبکر بن زیاد ھذا حدیث غریب..... قد تواترت اخبار الاواستفاضت بکثرۃ رواتھا عن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فی المھدی۔ وانہ من اھل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملاء الارض عدلا وانہ یخرج مع عیسی بن مریم فیساعدہ علی قتل الدجال بباب لد بارض فلسطین وانہ یوم ھذہ الامۃ وعیسیٰ علیہ السلام یصلی خلفہ..... فانہ غیر معروف عند اہل الصناعۃ من اھل العلم والنقل۔ وقال البیہقی تفرد بہ محمد بن خالد الجندی۔ قال ابو عبد اللہ الحافظ وھو رجل مجھول.....وھو مجھول...... عن ابان بن ابی عیاش وھو متروک...... وروی الحافظ ابو القاسم بن عساکر فی تاریخ دمشق باسنادہ عن احمد بن محمد بن راشد قال حدثنی ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ الواسطی قال رایت محمد بن ادریس الشافعی فی المنام فسمعتہ یقول کذب علی یونس۔ فی الحدیث الجندی حدیث الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المھدی قال الشافعی ما ہذا من حدیثی ولا حدثت بہ کذب علی یونس وقال البیہقی فی کتاب بیان خطاء من اخطاء علی الشافعی ہذا الحدیث مما انکر علی الشافعی...... وھو یقول کذب علی یونس لیس ہذا من حدیثی...... وھذا الحدیث فیما یظھر ببادی الرائی مخالف لاحادیث الواردۃ فی ثبات مہدی غیر عیسیٰ بن مریم

اس طویل اقتباس سے ذیل کی باتیں روایت متذکرہ بالا میں معلوم ہوئیں:۔

۱۔ ذہبی نے میزان میں فرمایا ہے کہ یہ خبر منکر ہے۔ حضرت امام شافعی سے یونس بن عبدالاعلی اکیلے روایت کرتے ہیں۔ (باقی کسی نے نقل نہیں کیا)

۲۔ حضرت امام شافعی سے یہ روایت منقطع ہے علاوہ ازیں ایک جماعت اس کو رد کرتی ہے۔

۳۔ حضرت امام شافعی سے یونس روایت کرتے ہیں۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ حضرت امام شافعی سے ان کا سماع (سرے سے) نہیں۔

۴۔ رازی فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۔ حاکم فرماتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

۶۔ حافظ جمال الدین نے تہذیب میں ابوبکر بن زیاد کے حوالے سے فرمایا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۷۔ احادیث متواترہ جنہیں کثرت سے مختلف راوی حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مہدی کے بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ وہ (مہدی) آنحضرت کے اہل بیت سے ہوں گے۔ سات سال تک حکمرانی کریں گے۔ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دیں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (ایک زمانہ میں) ظہور فرمائیں گے۔ اور دجال کو مقام لد ارض فلسطین میں قتل کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد فرمائیں گے۔

اور وہ (مہدی) اس امت کے امام ہوں گے (پہلی نماز میں) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقتدی ہوں گے۔ (یہ تمام تفصیلات جو احادیث میں مذکور ہیں بتاتی ہیں کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو علیحدہ شخصیات ہیں)۔

۸۔ فن حدیث کے ماہرین اور اہل علم و عقل کے نزدیک یہ روایت غیر معروف (غیر مقبول) ہے۔

۹۔ امام بیہقی کے نزدیک محمد بن خالد جندی (دوسرا راوی) کا تفرد ہے۔

۱۰۔ حافظ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں یہ مجہول شخص ہے۔

۱۱۔ اور متروک ہے۔

۱۲۔ تاریخ دمشق میں ابن عساکر (سند بیان کر کے) فرماتے ہیں کہ علی بن محمد بن عبد اللہ واسطی نے خواب میں حضرت امام شافعی کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے' مہدی کے بارہ میں یہ روایت نہ میری ہے نہ میں نے اسے بیان کیا ہے۔ یونس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے۔

۱۳۔ بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ امام شافعی پر افتراء ہے۔ امام صاحب اس سے بری ہیں یونس نے ان پر کذب باندھا ہے یہ ان کی روایت نہیں۔

۱۴۔ نیز یہ کہ نظر بہ ظاہر یہ روایت ان تمام روایات کے مخالف ہے جن سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہیں۔

اب قارئین غور فرمائیں۔ کہ کس طرح قادیانی روایت مکذوبہ۔ متروکہ کی بنیاد پر تمام احادیث صحیح کو نظر انداز کر کے اپنے عقیدہ کی دیوار ریت کے گھروندہ پر قائم کرنے کے درپے ہیں۔

انصاف نام کی کوئی چیز۔ یا دیانت نام کی کوئی چیز قادیانیوں میں ہوتی تو وہ احادیث صحیح متواترہ جن میں حضرت مہدی کا نام' ولدیت' جائے پیدائش' جائے ظہور' مدت قیام' کارہائے مفوضہ اور حضرت عیسیٰ السلام کا نام' والدہ کا نام' نزول من السماء' جگہ نزول اور بعد از نزول کارہائے کردگی کی تفصیل مذکور ہے ان کے ہوتے ہوئے اس مکذوبہ' متروکہ روایت کا نام بھی نہ لیتے۔ لیکن مقدار کی مار اسی کو کہتے ہیں کہ اپنے مطلب کے خلاف روایات متواترہ ہوں تو ان کو رد کر دیتے ہیں۔ اپنے عقیدہ کے مطابق غیر صحیح جھوٹی روایت ہو تو اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

جواب نمبر ۲: ابن ماجہ کے حاشیہ پر اس روایت کی بحث کا آخری حصہ یہ ہے کہ ہل یکون المراد ان المهدی حق المهدی هو عیسی ابن مریم ولا ینفی ذالک ان یکون غیره مهدیا

(اگر یہ روایت صحیح بھی ہوتی تو اس کا محمل یہ ہوتا) کہ یہاں مہدی سے مراد ہدایت یافتہ ہے (یعنی مہدی نام مراد نہیں صفت مراد ہے) سب سے زیادہ ہدایت یافتہ (اپنے زمانہ میں) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ (یہ ان کی صفت ہے اس کا یہ معنی نہیں) کہ ان کے علاوہ اور کوئی مہدی نہیں ہوگا۔

جواب نمبر ۳: مہدی نام کا ایک شخص معہود ہے جس کا احادیث میں تذکرہ ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہے۔ جہاں تک لغوی معنوں کے اعتبار سے (ہدایت یافتہ) لفظ مہدی کا تعلق ہے خود حضور علیہ السلام

نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کے متعلق فرمایا کہ **اللھم اجعلہ ہادیا مہدیا** اے اللہ معاویہ کو ہادی مہدی بنادے۔ یہاں لغوی معنی مراد ہے نہ کہ نام (علم) کا ذکر ہے اور خود مسند احمد کی روایت میں انہیں معنی میں عیسیٰ علیہ السلام کو اماما" مہدیا" فرمایا گیا اور دوسری روایات حکما" عدلا" و حکما" **مقسطا**

جواب نمبر۴: اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو پھر احادیث متواترہ جو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علیحدہ علیحدہ شخصیات پر واضح دلیل ہیں ان کی روشنی میں اس کا معنی یہ کیا جاتا **لا مہدی الافی زمن عیسیٰ** علیہ السلام یعنی مہدی نہیں ہوگا مگر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں (یعنی مہدی کے ظہور اور مسیح کے نزول کا زمانہ ایک ہوگا) اور ظہور و نزول کے بعد دونوں مل کر کارہائے مشترکہ انجام دیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے روئے زمین پر عدل و انصاف سے حکمرانی کریں گے وغیرہ ذالک۔ غرض یہ کہ کسی بھی اعتبار سے دیکھا جائے قادیانیوں کا اعتراض برائے اعتراض ہے اس میں کوئی شمع بھر بھی صداقت نہیں پائی جاتی۔

جواب نمبر۵: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حمامتہ البشریٰ" ص ۸۹ روحانی خزائن صفحہ ۳۱۴/۳۱۵ جلد ۷ پر لکھا ہے کہ **واما احادیث مجیی المہدی فانت تعلم انہا کلہا ضعیفتہ مجروحتہ ویخالف بعضہا بعضا حتی جاء حدیث فی ابن ماجہ وغیرہ من الکتب انہ لا مہدی الا عیسی بن مریم فکیف یتکاء علی مثل ھذہ الاحادیث مع شدہ اختلافہا و تناقضہا ضعفہا و الکلام فی رجالہا کثیرا کما لا یخفی علی المحدثین**

مہدی کی آمد کے بارے میں تمام روایات ضعیف اور مجروح ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف ہیں حتی کہ ابن ماجہ کی روایت لا مہدی الا عیسیٰ بھی ان جیسی روایت ہے۔ ان روایات پر کیسے اعتماد کرلیا جائے ان کے شدت اختلاف و تناقض اور ضعف کے باعث ان روایات کے رجال میں سخت کلام ہے جیسا کہ محدثین پر مخفی نہیں۔

قادیانی صاحبان! غور فرمائیں آپ کا گرو مرزا قادیانی صرف اس روایت کو ہی نہیں بلکہ تمام روایات مہدی کو ضعیف و متناقض قرار دے رہا ہے۔ اب غیر معتبر روایات کو بنیاد بنا کر صفات مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک شخصیت قرار دینا مرزائیوں کے لئے جائے عبرت و جائے تماشا ہے۔ میرا نہیں بنتا نہ بن مرزے کا تو بن

غرضیکہ یہ روایت غلط ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں جس طرح کہ مرزائیوں کے ایمان و عقیدہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

مکرم جناب شیر محمد قریشی کی والدہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے رہنما مکرم جناب شیر محمد قریشی کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا ہے ادارہ لولاک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں۔ ان کی مغفرت فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

جماعتی سرگرمیاں

حضرت امیر مرکزیہ کا دورہ مانسہرہ

کانفرنسیں۔ سیمینار۔ انعام گھر۔ خطبہ جمعہ۔ سوالات و جوابات

رپورٹ:۔ ساجد اعوان

مانسہرہ (   ) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنسہائے ختم نبوت کے انعقاد سے مانسہرہ کے قادیانیوں کی نیندیں اڑ گئیں۔ ضلع مانسہرہ کے در و دیوار اور روز و شب تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور تاجدار ختم نبوت' زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر امام العصر' قائد مجاہدین ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہفت روزہ دورہ مانسہرہ کے موقع پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ نے خصوصی پروگرام ترتیب دیئے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ۲۲ ستمبر کو مانسہرہ پہنچے۔ ۲۲' ۲۳ اور ۲۴ ستمبر کو حضرت اقدس کے مریدین مختلف علاقوں میں اور مقامات پر اصلاح و ارشاد کی محافل سجاتے رہے اور قلب و نظر منور ہوتی رہیں۔ جبکہ پہلا عام اجتماع جمعرات ۲۵ ستمبر کو بعد از نماز عشاء نوکوٹ میں انعقاد پذیر ہوا۔ حضرت اقدس کی صدارت میں شاہین ختم نبوت' فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی کا ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب ہوا۔

جمعہ ۲۶ ستمبر کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا تھا۔ جب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب جامع مسجد میں پہنچے تو عوام الناس اور بالخصوص مجاہدین ختم نبوت کا جوش و خروش قابل دید اور ناقابل فراموش تھا۔ طلباء و علماء جوق در جوق مرکزی جامع مسجد کی طرف فرط عقیدت اور عزم مسلسل کے ساتھ رواں دواں تھے۔ جسے دیکھو سینے پر ختم نبوت کا بیج لگائے نگاہوں میں عقابی روح لئے بڑھے جا رہا تھا۔ شاہین صفت مقرر مولانا اللہ وسایا صاحب کے ولولہ انگیز خطاب سے وسیع و عریض جامع مسجد کے در و دیوار گونجنے لگے' ہزاروں کا مجمع' دلوں میں عشق رسالت کے ٹھاٹیں مارتے سمندر' نگاہوں کی چمک اور ماسوا اک کفر شکن صدا کے ہر سو ایک ہو کا عالم۔ لوگوں کے سروں پر گویا پرندے بیٹھے ہوں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب دنیا کے بدترین کفر قادیانیت کی سیاہ تاریخ' سیاسی عزائم' ارتدادی تحریک اور ملک دشمنی اس انداز سے بیان کر رہے تھے کہ پانچ سالہ بچے سے لے کر اسی سالہ بزرگ تک ہر کوئی مرزائی فتنہ کی سرکوبی کے لئے عملاً" تیار تھا مگر مولانا اللہ وسایا صاحب نے دوران تقریر فرمایا تحریکیں یوں نہیں چلا کرتیں ان کے لئے از خود مواد تیار ہوا کرتا ہے قادیانی دنیا بھر میں اور بالخصوص پاکستان میں یہ فضا تیار کر

رہے ہیں اور اب قادیانیت کے خلاف جو تحریک چلے گی وہ انشاء اللہ قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہوگی اور میرے اللہ نے چاہا تو اس تحریک میں قادیانیت اتنی دیر میں مٹے گی جتنی دیر میں کوئی اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہے' انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں پوری تحریک کی قیادت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے فرمائی ان کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا قومی اسمبلی میں اس تحریک کی قیادت مولانا مفتی محمودؒ نے کی ان کا تعلق بھی صوبہ سرحد سے تھا۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بھی قومی اسمبلی میں بھرپور کردار ادا کیا تھا ان کا تعلق بھی آپ کے علاقہ سے تھا صوبہ سرحد والو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے میں تمہارا بہت بڑا ہاتھ ہے اب قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک میں بھی تمہیں فسٹ آنا چاہئے۔ ہزاروں کے مجمع سے بھرپور بہ یک زبان آواز اٹھی۔ ان شاء اللہ

جمعہ کی نماز کے بعد محفل سوال و جواب ہوئی اب بھی وسیع و عریض حال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے قادیانیت سے متعلق سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے آخر میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے یہ ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

عشاء کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد غوثیہ داتہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونا تھی۔ عصر کی نماز کے بعد یہ قافلہ مانسہرہ سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی سربراہی میں داتہ کی طرف روانہ ہوا۔

مغرب کی نماز کے بعد دعوت طعام سے فراغت حاصل کی گئی۔ داتہ کی فضاؤں میں اذان عشاء کی گونج سے مجاہدین ختم نبوت نے مرکزی جامع مسجد داتہ کا رخ کیا یہ وہی داتہ ہے جسے کبھی ربوہ ثانی کہا جاتا تھا جہاں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی مردے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کے ساتھ دفن تھے جب سے داتہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں آیا اور ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ان قادیانیوں کی قبریں اکھیڑیں گئیں۔ ان کی تختیاں اتار لی گئیں ڈش انٹینے ٹوٹے۔ مقدمات بنے مکمل بائیکاٹ کیا گیا اب صرف چند قادیانی گھرانے داتہ کی سرزمین پر سسک رہے ہیں۔

عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز ہوا تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد مجاہد ختم نبوت جناب طاہر رزاق صاحب کا باطل شکن خطاب ہوا داتہ اپنے ماضی کی یادوں سے لرز اٹھا اہلیان داتہ مستقبل کے داتہ کو تصور میں سجانے لگے جس کی حسین وادی میں قادیانی جانور کے چرنے کے لیے کوئی چراگاہ نہ ہوگی۔ جہاں انشاء اللہ صرف اور صرف سرور عالمؐ کی ختم نبوت کا سکہ چلے گا۔ داتہ کے غیور عوام اپنا یہ مافی الضمیر مسلسل نعروں سے بیان کرتے رہے: مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب شروع ہوا تو اہلیان داتہ نے اپنے اس محسن اور مربی کا رشک بھری نگاہوں اور ہمہ تن قلب عشق بن کر استقبال کیا۔ آپ کا ایک ایک لفظ داتہ کے غیور عوام عمل کی نیت سے سن رہے تھے اور شاید آپ کے یہی الفاظ داتہ کے قادیانیوں کی تقدیر ثابت ہوں گے مولانا اللہ وسایا صاحب نے کہا وہ دن ہوا ہوئے جب قادیانی ربوہ میں بیٹھ کر پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے منصوبے بنایا کرتے تھے آج قادیانی خلیفہ دیار غیر میں سر چھپاتا پھرتا ہے اور وہ دن دور نہیں جب پوری کائنات میں تلاش کرنے کے باوجود ایک قادیانی نظر نہیں آئے گا۔ مسلمانو! ہمت کرو ان فتوحات کو حاصل کرنے میں اپنا اپنا حصہ

ڈالو تاکہ کل قیامت کے دن محمد عربیؐ کے روبرو سرخرو ہوں۔ رات گئے یہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ صبح ہفتہ ۲۷ ستمبر کو گورنمنٹ ہائی سکول نمبر۳ مانسہرہ کے گراؤنڈ میں انعام گھر کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا اللہ وسایا صاحب' جناب طاہر رزاق صاحب کے علاوہ ضلع مانسہرہ کی پوری دینی قیادت اس موقع پر جمع تھی۔ کشادہ سٹیج' انعامات کی کثرت سے تنگ پڑگیا تھا۔ ضلع بھر کے سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے بچے اس انعام گھر کے مہمانان خصوصی اور مقصد و مطلوب تھے۔ ہزاروں بچے تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت کے "ننھّے سکالرز" مبلغ و دانش ور کی صلاحیتوں سے بہرہ ور اس پروگرام میں موجود تھے۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر سوالات اور جوابات کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑوں بڑوں کی گردنیں جھک گئیں بچے جس اعتماد اور لیاقت کے ساتھ درست جوابات دے رہے تھے وہ بعض مدارس کے فارغ التحصیل علماء کے بس کا روگ نہ تھا۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب یہ منظر دیکھ کر بہت مسرور ہو رہے تھے اور مجاہدین ختم نبوت کے لئے آپ کی یہ خوشی ہی اصل انعام تھا۔ شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی کے نام سے ایک کتاب جناب طاہر رزاق صاحب نے ترتیب دی ہے جس میں ساڑھے تین سو کے قریب سوال و جواب ہیں ہزاروں کی تعداد میں یہ کتاب سکولوں میں مفت تقسیم کی گئی اور آج سوالات بھی اسی کتاب سے کئے جا رہے تھے اکثر بچوں کو یہ کتاب زبانی ازبر تھی۔ ایک موقع پر یہ اعلان کیا گیا کہ ایسے بچے سٹیج پر آئیں جو اس کتاب میں سے کسی بھی جگہ پوچھے جانے والے سوال کا جواب دے سکیں ان کے لئے انعام ہے۔ کئی بچے سٹیج پر دوڑنے لگے مگر صرف ایک ہی بچے سے سوال پوچھنا تھا باقیوں کو واپس کرنا پڑا۔ اس بچے سے کئی ایک سوال پوچھے گئے اس نے درست جواب دے کر انعام جیتا اور ایک بھی غلطی نہیں کی مگر ایک اور بچہ پھر سٹیج پر آگیا پروگرام کے کمپیئر عبدالرؤف روفی نے اس سے کہا کہ آپ دس سوالوں کے جواب دیں انعام آپ کا۔ ان کا خیال تھا کہ بچہ جیسے پہلے بچے کی طرح ہی پانچ سوالوں پر انعام جیتنے کے لئے کہے گا مگر اس بچے نے پانچ کی جگہ دس سوالوں کے چیلنج کو تسلیم کرلیا۔ کمپیئر نے دس کی جگہ سوالوں کی تعداد بیس کر کے پوچھا تو اس نے یہ چیلنج بھی قبول کرلیا۔ کمپیئر نے پچاس سوال کرنے کو کہا اس بچے نے کہا کہ یہ بھی منظور ہے۔ کمپیئر نے کہا اچھا سو سوالوں پر انعام ہے تو بچے نے کہا آپ سوال پوچھیں۔ کمپیئر نے کہا ساری کتاب پوچھ کر انعام ملے گا تو کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں تو بچے نے کہا آپ سوال تو پوچھیں۔ کمپیئر نے ہار مانتے ہوئے کہا ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے آپ کو بن سوال پوچھے انعام دیا جاتا ہے۔

پندرہ سال سے کم عمر بچوں کی رد قادیانیت پر اس قدر تیاری اور جذبہ صرف اور صرف آنکھوں ہی سے دیکھا جاسکتا تھا۔ ساڑھے چھ گھنٹے مسلسل یہ پروگرام جاری رہا۔ اس کے باوجود کسی طرح کی تھکاوٹ اور بوریت نہ ہوئی تنگی وقت اور جذبہ مسلسل کے باعث تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کو تین ماہ کے اندر دوبارہ انعام گھر کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔

دوران پروگرام حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا اللہ وسایا صاحب کو جلسوں میں شرکت کے لئے جانا پڑا۔ ایک جلسہ جامع محمدیہ ڈھوڈیال میں قبل از ظہر منعقد ہوا۔ عقیدہ ختم نبوت اور اسلام کی

سربلندی کے موضوع پر مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب ہوا حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔

بعد از نماز ظہر ہزارہ عظیم علمی و سیاسی شخصیت مولانا غلام نبی شاہ صاحب کے مدرسہ سراج العلوم جبوڑی میں ختم نبوت پر مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب ہوا دور افتادہ علاقوں میں قائدین ختم نبوت کے یہ دورے اس بات کا غماز ہیں کہ قادیانیت کے خلاف چلنے والی آخری تحریک چند دنوں کی بات ہے۔ جوں جوں قادیانیت کی جارحیت بڑھ رہی ہے غیر مرئی طور پر تحریک ختم نبوت بھی رفتار پکڑ رہی ہے اور جلسوں اور کانفرنسوں میں بڑی بڑی حاضریاں ہو رہی ہیں۔

اسی روز بعد از نماز عشاء بفہ میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں بفہ کی دینی قیادت نے مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور مولانا مرحوم کی عقیدہ ختم نبوت کی لگن اور خدمات کو اجاگر کیا گیا اور مرحومؒ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

جناب طاہر رزاق نے بھی مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحومؒ صحیح معنوں میں قادیانیت کی زہرناکیوں سے باخبر تھے تب ہی تو اپنے اکلوتے بیٹے زین العابدین کی میت گھر چھوڑ کر فرض عین یعنی قادیانیت کے تعاقب کے لئے بالاکوٹ گئے تھے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب نے ہزارہ ڈویژن میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ قادیانی اس لئے کر رہے ہیں کہ آج ان کی راہ میں کوئی غلام غوث نہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے یہ ابابیل اور ہزارہ کے غیور عوام کبھی بھی ان کے عزائم پورے نہیں ہونے دیں گے ہم اہلیان ہزارہ سے توقع رکھتے ہیں کہ قادیانی فتنہ کے تابوت میں آخری کیل آپ ہی ٹھونکیں گے۔ اور قادیانیوں کو خاک بسر ہزارہ بدر کرنے میں تاخیر نہ ہونے دیں گے۔ حضرت اقدس کی دعا پر رات گئے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

رات بارہ بجے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب اپنے خدام کے ہمراہ ہری پور تشریف لے گئے۔

اسی رات سوا آٹھ بجے قطب اقطاب' امام الخطاطین شیخ طریقت حضرت شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم مانسہرہ میں تشریف لائے۔ دوسرے روز ۲۸ر ستمبر بروز اتوار صبح ۹ بجے ڈسٹرکٹ کونسل ہال مانسہرہ میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام "شہداء بالاکوٹ" سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس شہداء بالاکوٹ سیمینار کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں عام تقاریر کی بجائے مقالے پیش کئے گئے۔ علمی اور تحقیقی انداز میں ۱۶۷ سال میں پہلی بار یوں شہداء بالاکوٹ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب جناب طاہر رزاق صاحب کے علاوہ آج بھی ضلع بھر کی دینی قیادت مجتمع تھی اور ہال اپنی وسعتوں کے باوجود کم پڑ گیا تھا۔ بارہ بجے کے بعد حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی دعا کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد یہ کارواں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی سیادت میں شہداء بالاکوٹ کے مزارات کی زیارت کے لئے بالاکوٹ روانہ ہوا۔

بالاکوٹ پہنچنے پر شدید بارش نے کارواں کا استقبال کیا۔ اسی بارش میں کہیں ٹھہرے بغیر حضرت نفیس شاہ

صاحب کے حکم پر سید اسماعیل شہیدؒ کے مزار پر حاضری ہوئی۔ بارش‘ ٹھنڈ‘ دریا اور پہاڑوں کے چوٹیوں سے اوپر گرجتے برستے بادلوں نے حضرت نفیس شاہ صاحب کی معیت میں حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ کے مزارات پر حاضری کو یادگار بنا دیا۔ عصر کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ میں حضرت سید نفیس شاہ صاحب کی صدارت میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ختم نبوت پر مختصر خطاب کیا۔ بابا طالب نے آنحضورؐ کی شان میں حضرت نفیس شاہ صاحب کی یادگار اور مشہور نعت ”تجھ سا کوئی نہیں“ سنائی۔

واپسی پر مغرب کی نماز گڑھی حبیب اللہ میں ادا کی گئی۔ اور عشاء کے قریب یہ قافلہ مانسہرہ واپس اترا۔ دوسرے روز صبح ۲۹ر ستمبر کو مہمان علماء کرام کو مانسہرہ سے رخصت کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام جامع مسجد طوبیٰ میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کی ملک و دین دشمن سرگرمیوں اور قادیانی جماعت پر پابندی عائد کرے اور اسے خلاف قانون قرار دے اور مسلمان خود کو کفر کی قوتوں کے مقابلے میں جہاد کے لئے تیار کریں۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب آف کندیاں شریف نے کی مجلس کے مرکزی رہنما‘ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے جانشین مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کے پس منظر میں قادیانی سازشیں کار فرما ہیں توہین رسالتؐ آرڈی ننس کی مخالفت اور شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کی مخالفت میں قادیانی پیش پیش رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام اسلامی فرقوں کا ایمان ہے کہ حضورؐ خاتم النبین ہیں۔ تمام مسلمان حضور اکرمؐ کو اپنا روحانی باپ تصور کرتے ہیں لیکن قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اس لئے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا مگر انہوں نے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور وہ آئے روز مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشوں کا جال پھینکتے رہتے ہیں علماء کے خلاف نفرت پیدا کرنا‘ فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینا اور سیاسی طور پر پاکستان کو بدنام اور کمزور کرنا قادیانیوں کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ گستاخ رسولؐ کی سزا اللہ اور اس کے محبوبؐ نے مقرر کر دی ہے اس لئے مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ نبی اکرمؐ کی شان میں گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے اور سننے والے کان نہ رہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہزاروں فدائین ختم نبوت کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے گئے اور ۲۵ ہزار مسلمان شہید ہوئے لیکن مسلمانوں کا جذبہ اور ولولہ ختم نہیں ہوا قادیانیوں اور کفر کے فتنوں کی سرکوبی کے لئے جذبہ جہاد پیدا کیا جائے ملت اسلامیہ نے ہمیشہ کفر کا مقابلہ اتحاد اور جہاد سے کیا جہاد کے ثمرات افغانستان میں ظاہر ہو رہے ہیں جہاں مکمل شرعی نظام نافذ ہے قادیانی ارتداد کی تبلیغ اور ملک کے خلاف سازشوں میں

مصروف ہیں۔ جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد نے کہا کہ آج مسلمان سوئے ہوئے ہیں اس ملک میں اللہ کا قرآن، نبیؑ کی ذات نبیؑ کی جماعت محفوظ نہیں قرآنی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ قادیانی مرتد بلوچستان جیسے حساس صوبے میں غیور مسلمانوں کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ میڈیا سے عیاشی اور فحاشی پھیلائی جا رہی ہے۔ علماء کرام کی باتوں کو اہمیت نہیں دی جا رہی۔ لیڈی ڈیانا اور نصرت فتح علی خان کی بڑی بڑی خبریں شائع ہو رہی ہیں علماء کی تقاریر کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ قاری عبدالرحیم رحیمی نے کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں کسی قومی رہنما کی شان میں گستاخی کرنے پر سزا ہے لیکن نبیؑ کے دشمنوں قادیانیوں کو کھلی چھٹی ہے۔ جامع مسجد طوبیٰ کے خطیب مولانا محمد حنیف نے کہا کہ ۷ ستمبر تجدید عہد کا دن ہے کیونکہ پارلیمانی تاریخ میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اسمبلی کے باہر محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے آئینی جنگ لڑی مجلس کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد آف کندیاں شریف ہیں جو تمام مذہبی جماعتوں کے سرپرست ہیں کانفرنس میں قراردایں بھی منظور کی گئیں۔

قرارداد :۔

یہ اجتماع یوم دفاع کے اہم عسکری مواقع پر ایک فوجی پارک میں محفل موسیقی کے انعقاد پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اجلاس قرار دیتا ہے یہ بیہودہ محفل فوج کے عظیم مقصد کے منافی ہے۔ ایک ایسے تاریخی قومی دن قوم کے بالخصوص فوج کے مجاہدانہ اور سپاہانہ جذبہ ابھارنے کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس کو بے مقصد کاموں میں الجھایا گیا۔ جو اس دن کی مناسبت سے نامناسب تھا۔ سال رواں سے لے کر اب تک کوئٹہ سمیت بلوچستان شدید زلزلوں کی زد میں ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرنے اور عبادت کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ ناچ گانوں کی محفلیں سجا کر گناہوں میں اضافہ کیا جائے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی محفلوں کے انعقاد کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

یہ اجلاس ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ قادیانیوں نے مردم شماری میں اپنے نام اور کوائف درج نہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد اپنی شناخت کو چھپانا ہے۔ تاکہ معاشرے میں ان کی سرگرمیوں پر نظر نہ رکھی جا سکے عالمی برادری کو دھوکہ دینا ہے کہ ان کی آبادی پاکستان میں بہت زیادہ ہے۔ حالانکہ پاکستان میں ان کی آبادی دو لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اپنی کم تعداد کے باوجود مسلمان اکثریت کا استحصال کر رہے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے انتخابی فہرستوں میں اپنا نام درج نہیں کرایا۔ اب مردم شماری سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ اجلاس قرار دیتا ہے کہ قادیانیوں کی مردم شماری کو یقینی بنایا جائے۔ چونکہ ایسا نہ کرنا آئین پاکستان کے منافی ہے اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔ قادیانیوں کے مردم شماری میں نام نہ درج کرانے پر ان کے خلاف انتظامی اور قانونی کارروائی کی جائے۔

مناظرہ سے فرار

از محمد نواز بھٹی

○ تاریخ مناظرہ :۔ ۱۹ر اگست ۱۹۹۷ء بروز منگل صبح ۷ بجے
○ موضوع :۔ آیا مرزا سچا ہے یا جھوٹا(یعنی صدق و کذب مرزا)
○ مناظرہ گاہ :۔ الحاج ملک خدا بخش صاحب نمبردار کا ڈیرہ (ڈاور متصل ربوہ)
○ مسلمان مناظر :۔ مولانا قاری محمد عبدالواحد مخدوم صاحب خطیب جامع مسجد محمدیہ ڈاور
○ معاون :۔ مولانا محمد مغیرہ صاحب خطیب مسجد احرار ربوہ۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب جامع مسجد ختم نبوت ربوہ
○ قادیانی مناظر :۔ مربی عبدالجیب شاہد ۔فاضل جامعہ احمدیہ ربوہ) معلم قادیانی ڈاور
○ معاون :۔ مربی محمد حیات **گھکھ** قادیانی امام قادیانی ڈاور وغیرہ
○ مناظرہ کی مختصر روداد :۔ مرزائیوں کے مربیان نے خود اور اپنی قادیانی جماعت سمیت بہت سے افراد نے مولانا عبدالواحد مخدوم اور دیگر کافی تعداد مسلمانوں کی میں ان کے ساتھ یہ تاریخ مناظرہ طے کی تھی۔ اور تفصیلی مناظرہ کا دن ۱۹ر اگست ۱۹۹۷ء بروز منگل بوقت صبح ۷ بجے کا اعلان کر دیا گیا۔

مسلمان مناظرین وقت مقررہ میں مناظرہ گاہ پر کتابوں سمیت پہنچ گئے۔ مگر مرزائی ہمت ہار گئے۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد سپیکر میں مرزائیوں کو بلایا گیا اور کہا گیا کہ مسلمان مناظرین مناظرہ گاہ میں پہنچ چکے ہیں اور تم بھی جلد از جلد مناظرہ گاہ پر پہنچو۔ اعلان کیا گیا کہ آدھ گھنٹہ مناظرہ گاہ میں مزید آپ کا انتظار کریں گے اگر آپ نہ پہنچے تو پھر ڈاور سکول کے کھلے صحن میں آپ کا فلاں وقت سے فلاں وقت تک انتظار کریں گے اگر آپ وہاں بھی نہ آئے تو پھر آپ کے گھر آکر آپ کو دعوت مناظرہ اور بعد اس کے دعوت اسلام دیں گے۔ مگر مرزائی نہ آئے۔ تو مسلمانوں کا ایک وفد مرزائیوں کے گھر میں گیا۔ اس وفد میں ملک حاجی سکندر حیات رئیس ڈاور' حاجی عبدالستار' صوفی محمد اشرف وغیرہ شامل تھے۔ انہوں نے مرزائیوں کو گھر جا کر ان کو کہا کہ مولوی صاحبان کتابیں لے کر مناظرہ گاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ آپ بھی پہنچیں۔ تمام قادیانی بمع مرزائیوں کے مربی صاحبان محمد شفیع قادیانی کے گھر جمع تھے۔ مرزائیوں کے ایک مربی حیات **گھکھ** قادیانی نے کہا کہ رات مجھے اشارہ ہوا ہے کہ میدان مناظرہ میں ہم ہرگز نہ پہنچیں۔ اس لئے کہ مرزائیوں کو مرزائیت چھوڑ جانے کا شدید اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم مناظرہ نہ کریں گے۔

اس کے بعد مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ وہ جلوس ملک خدا بخش کے ڈیرہ (مقام مناظرہ) سے روانہ ہوا اور وہ جلوس سکول ڈاور کے صحن میں پہنچا۔ پھر دوسری جامع مسجد محمدیہ میں بذریعہ سپیکر اعلان کیا گیا کہ اے قادیانیو اگر تم خدا بخش کے ڈیرہ پر مناظرہ کے لئے نہیں آئے تو آؤ ڈاور سکول کے بڑے صحن میں مسلمان پہنچ

چکے ہیں وہاں مناظرہ کرلیں۔ مولانا عبدالواحد مخدوم نے للکارتے ہوئے اعلان کیا کہ قادیانیو تم جہاں کہو وہیں ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ اگر ربوہ میں چاہو تو ہم وہاں بھی جانے کے لئے اور مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مرزائی پھر بھی نہ آئے اور خاموش ہو گئے۔ تو سکول میں آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد دوبارہ جلوس روانہ ہوا اور وہ جلوس مرزائیوں کے محلہ میں پہنچا اور مرزائیوں کو دعوت مناظرہ دی۔ قادیانیوں کے انکار پر پھر مباہلہ کے لئے کہا گیا۔ مگر مرزائیوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ جیت گئے اور ہم ہار گئے۔ بعد اس کے مرزائیوں کو مسلمانوں نے دعوت اسلام دی۔ بالآخر مولانا عبدالواحد مخدوم نے جلوس واپس ہونے کا اعلان کر دیا۔ واپسی جلوس میں ساتھ ساتھ ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد کے پر جوش نعرے بلند ہو رہے تھے۔ جلوس مناظرہ گاہ میں پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ بعد اس کے اس زبردست فتح کی خوشی میں مسلمانوں نے دو دو نوافل شکرانہ ادا کئے اور جامع مسجد میں ۱۱ بجے فتح مناظرہ کی خوشی میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔
جلسہ میں تمام ربوہ کے مسلمان اہلسنت و الجماعت کے علماء نے خطاب کیا۔ آخر میں مولانا عبدالواحد مخدوم نے کذب مرزائیت اور عقائد مرزائیت پر بڑا دلچسپ اور جامع معرکتہ الآرا خطاب فرمایا۔ بعد اس کے دعا کی گئی۔ اور تمام حضرات جو دور دراز کا سفر کر کے آئے ہوئے تھے واپس چلے گئے۔ الحمد اللہ علی ذلک

پروفیسر محمد علیم کو صدمہ

بہاول پور یونیورسٹی کے پروفیسر محمد علیم صاحب کی جوان صاحبزادی پچھلے دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں اللہ رب العزت مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت ہو۔ ادارہ لولاک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پروفیسر صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ رب العزت ان کے حامی و ناصر ہوں۔

حضرت مولانا عطاء الرحمن کی اہلیہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری مرحوم کے جانشین جامعہ مدنیہ بہاول پور کے شیخ الحدیث و صدر مدرس حضرت مولانا عطاء الرحمن صاحب کی اہلیہ چند روز بیمار رہ کر بہاول پور میں انتقال کر گئیں اللہ رب العزت مرحومہ کے سفر آخرت کو بابرکت فرمائیں۔ ادارہ لولاک و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔

حضرت مولانا انیس الرحمن درخواستی کی شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے بڑے داماد ولی کامل حضرت مولانا عبدالروف درخواستی رحمتہ اللہ علیہ تھے انکے چار صاحبزادے ہیں ا۔ شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی مدظلہ۔۲۔ مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی ۔۳۔مولانا سیف الرحمن درخواستی ۔۴۔ مولانا انیس الرحمن شہید چاروں حضرات عالم ۔ فاضل۔ مجاہد ۔ بہترین محقق ۔ مدرس اور حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے صحیح علمی وارث ہیں۔ سب سے چھوٹے مولانا انیس الرحمن شہید تھے۔ مولانا شہید کی ولادت ۶۳ء میں بستی درخواست میں ہوئی ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کی آپکے مشہور اساتذہ میں شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی، شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی ظاہر والی۔ حضرت مولانا امیر محمد تونسوی، مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی ۔ مولانا واحد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ شامل ہیں۔

۸۲ء میں دورہ حدیث شریف پڑھا پھر جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خان پور۔ مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد وغیرہ میں پڑھاتے رہے ۔ پھر انوار القرآن کراچی میں شیخ الحدیث ۔ شیخ التفسیر اور صدر المدرسین کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے اسکے ساتھ مسجد الھدیٰ بفرزون کراچی میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے کئی سال سے بخاری شریف اور ترمذی شریف اور شعبان رمضان میں دورہ تفسیر القرآن المجید کا درس دیتے رہے دور دراز سے طلباء اس مشفق استاد کی طرف کھنچے چلے آتے تھے طلباء میں جو قبول عام آپکو حاصل ہوا۔ اسکی مثال قریب نظر نہیں آتی۔

۳۴ سال کی چھوٹی عمر میں آپ کا شیخ الحدیث، شیخ التفسیر ۔ فقیہ اور عظیم سالک بننا بڑوں بڑوں کیلئے حیران کن تھا کراچی میں واحد مسجد الھدیٰ ہے جس میں اذان اول سے پہلے جمعہ کے دن مسجد بھر جاتی تھی اسی طرح مختلف مساجد میں آپکا بالاستقلال اور مستورات کیلئے علیحدہ درس قرآن نے علاقہ میں ایسا اثر دکھایا کہ سینکڑوں نوجوان کرکٹ، ہاکی، چھوڑ کر مسجد میں حاضری دینے لگے عورتوں نے پردہ کی پابندی شروع کردی ایک مرتبہ جو آدمی آپکے درس میں آجاتا پھر کبھی ناغہ نہ کرتا شہادت سے ایک ماہ قبل کلمہ حق کتاب لکھی جس میں حکومت وقت کے غیر اسلامی احکامات مثلاً جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ دعوت ولیمہ کی بندش ۔ سود۔ بے پردگی وغیرہ پر خوب علمی گرفت کی کئی جمعہ متواتر انہی موضوعات پر بیان ہوتے رہے۔

۱۹ استمبر بروز جمعہ موجودہ حکومت کی بے دین وزیر عابدہ حسین کے بیان (کہ دوپٹہ منافقت ہے) پر سخت تنقید کی بعد از جمعہ چار بجے ایک ساتھی کے ساتھ کچھ سامان لینے دوکان پر گئے نامعلوم حملہ آور نے مولانا کو شہید کر دیا اسی شام کو کراچی میں جنازہ ہوا جس میں ہزاروں علماء طلباء نے شرکت کی۔ دوسرے دن ۲۰ استمبر کو جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خان پور کے سامنے خان پور کی تاریخ کا عظیم جنازہ ہوا۔ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ بھی اسی جگہ ہوا تھا۔ خان پور کی تاریخ میں جنازہ کے تین بڑے اجتماع ہوئے (۱) حضرت میاں عبدالہادی رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ (۳) مولانا انیس الرحمن شہید، نماز جنازہ مولانا شہید کے بڑے بھائی اور مربی شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے پڑھائی۔

مولانا عبدالستار تونسوی صاحب ۔ میاں سراج احمد دین پوری صاحب، شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی صاحب ظاہر والی، مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا، مولانا علی شیر حیدری صاحب، مولانا جاوید شاہ صاحب، مولانا اکرم الحق خیری صاحب، مولانا قاری اللہ داد صاحب، مولانا منیر اختر صاحب، صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی صاحب، مولانا عبدالکریم ندیمؒ کے علاوہ ہزارہا علماء اور طلباء شریک ہوئے۔ تدفین دین پور شریف کے تاریخی قبرستان میں بزرگوں کی صف میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ اور اپنے والد گرامی کیساتھ دفن ہوئے۔ آپکا روحانی تعلق حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف سے تھا۔

نوٹ: سوگواروں میں ایک بیوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے ابو بکر عمر عثمان، علی چھوڑ گئے ہیں۔

جامع مسجد کی تعمیر کے لئے مخیر حضرات سے اپیل

28 فروری کو بلوچستان میں ہونے والے شدید زلزلہ سے جامع مسجد محلہ کورانی گاؤں سلطان کوٹ اور مدرسہ کے کمرہ جات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ مسجد شریف اور کمرہ جات از سرِ نو تعمیر طلب ہیں ۔ مسجد شریف کی تعمیر میں (چندہ) تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

پتہ: عزیز اللہ عربی مدرس

گاؤں سلطان کوٹ برانچ پوسٹ آفس تلی ضلع سبی

جائزہ۔رپورٹ: عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت گمبٹ کی دوسالہ رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمی دینی تنظیم ہے۔ جسکا مقصد اللہ کے دین حنیف کی حفاظت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا ہے اور قادیانیت کے فتنہ سے ہر مسلمان کو آگاہ کرنا ہے اور اس کی سرکوبی کے لیے کوشش کرنا

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساری دنیا میں قادیانیوں کا اور گستاخان رسول کا تعاقب کر رہی ہے۔ گمبٹ شہر میں بھی قادیانیوں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے یہاں کے مقیم لوگوں میں یہ فکر پیدا ہوئی کہ یہاں پر حضور کی ختم نبوت کی ناموس کی خاطر دفتر قائم کرنا چاہیئے جس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو اس فتنہ کی شر انگیزیوں سے آگاہ کیا جائے، علماء کرام نے اس کام کو اپنا ذاتی کام سمجھتے ہوئے بہت دلچسپی سے اس مقدس کام میں حصہ لیا جن میں حافظ ظہور احمد، مولوی غلام محمد، حافظ محمد صدیق، قاری امیر احمد، حافظ گل محمد، مولوی نعمت اللہ اور عبدالحمید قابل ذکر ہیں۔

الحمدللہ مرکز کی طرف سے جون ۹۵ء میں تربیتی کنونشن رکھا گیا بہت سے حضرات نے اس میں شرکت کی مرکزی مبلغین نے تفصیل کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا، اس کے بعد دفتر کا قیام زیر سرپرستی حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب دامت برکاتہم کی موجودگی میں ہوا، 18-8-95 کو شام ۶ بجے انتخابی اجلاس مولانا حفیظ الرحمن صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں یہ عہدیدار منتخب ہوئے امیر عبدالواحد بروہی، ناظم اعلیٰ عبدالسمیع شیخ، پریس سیکرٹری محمد یوسف، ناظم تبلیغ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم مالیات اعجاز اللہ شیخ، الحمدللہ جماعت کا کام چلتا رہا۔ اسی دوران تقریباً ۳۷ اجلاس ہوئے جماعت کی طرف سے گمبٹ شہر میں دو عظیم الشان کانفرنسز ہوئیں شہر کے مسلمانوں کے علاوہ آس پاس کے گاؤں والوں نے بھرپور انداز سے کانفرنس میں شرکت کی اور حضور کی ختم نبوت کی خاطر ہر قربانی دینے کا عہد کیا اور گمبٹ شہر سے سالانہ ردقادیانیت کورس میں بھی کافی ساتھیوں نے شرکت کی اور واپس آکر اپنے مقام پر کام کو خوب تر ترقی دی، گمبٹ شہر میں ختم نبوت کا ترجمان رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت ۹۰ عدد تقسیم ہو رہا ہے اور نیا ماہنامہ لولاک بھی ترقی کی راہوں کی طرف گامزن ہے اور جماعت کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی خوب تقسیم کیا جاتا ہے جناب محترم حاجی محمد اسماعیل صاحب نے کافی اراضی دفتر کو بطور عطیہ پیش کی ہے اور ایک دوسرے بزرگ ہیں انہوں نے بھی زمین کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو اخلاص سے بخوبی کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہماری غلطیوں پر صرف نظر فرمائے اور روز قیامت حضور کی شفاعت سے نوازے۔

انتخابات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شاخہائے سندھ

1۔ یونٹ محراب پور جنکشن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز امیر، قاری اسلام الدین صاحب ناظم حافظ محمد یاسین صاحب، ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب ناظم نشر و اشاعت، حافظ رحیم الدین صاحب، خازن مفتی یاسین صاحب مرکزی نمائندہ قاری اسلام الدین صاحب۔

2۔ یونٹ خیر پور سٹی سندھ امیر مولانا عبدالحفیظ صاحب ناظم، مولانا مفتی اصغر علی آرائیں صاحب، ناظم تبلیغ شاہد احمد معاویہ ناظم نشر و اشاعت عبدالعزیز شیخ صاحب، خازن محمد ایوب سومرو صاحب، مرکزی نمائندہ مفتی اصغر علی آرائیں۔

3۔ یونٹ تحصیل گمبٹ ضلع خیر پور میرس سندھ امیر مولانا عبدالواحد بروہی صاحب، ناظم عبدالسمیع شیخ صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد صدیق صاحب، ناظم نشر واشاعت انعام الہی صاحب، خازن عبداللطیف شیخ مرکزی نمائندے عبدالسمیع شیخ اعجازاللہ شیخ

4۔ یونٹ جھڈو تحصیل ڈگری ضلع میر پور خاص امیر منور علی راجپوت، ناظم حافظ عمر دین، ناظم تبلیغ محمد اسلم ناظم نشر و اشاعت عبدالسلام شیخ خازن تصور علی راجپوت، مرکزی نمائندہ منور علی راجپوت

5۔ یونٹ بلال مسجد ختم نبوت قائد اعظم کالونی ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ امیر محمد اعظم جنجوعہ، ناظم ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، ناظم تبلیغ پروفیسر، محمد یونس صاحب ناظم نشر و اشاعت محمد خالد خان صاحب، خازن دلدار علی سموں صاحب، مرکزی نمائندہ ڈاکٹر محمد خالد صاحب۔

6۔ یونٹ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سندھ امیر حاجی وزیر محمد صاحب، ناظم حکیم حفظ الرحمان صاحب، ناظم تبلیغ بھائی عبدالشکور قریشی صاحب، ناظم نشرو اشاعت محمد اعظم قریشی صاحب، خازن ماسٹر محمد سلیم صاحب، مرکزی نمائندے حاجی قادر داد صاحب کھوسو حافظ محمد حسین صاحب انصاری، محمد اعظم صاحب قریشی محمد بہادر خان۔

7۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ڈیپلو ضلع مٹھی (تھرپارکر) امیر طفیل احمد صاحب کلر، ناظم قاضی محمد عمر صاحب میمن، ناظم تبلیغ محمد اسلم صاحب کلر، ناظم نشر و اشاعت احمد صاحب، کنٹھی خازن عبداللہ صاحب کھبر، مرکزی نمائندہ طفیل احمد صاحب کلر۔

8۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مٹھی (تھرپارکر) امیر مولانا محمد موسیٰ صاحب درس، ناظم محمد اسماعیل

صاحب، ناظم تبلیغ رجب علی صاحب، ناظم نشرواشاعت سراج احمد خازن نور محمد صاحب، مرکزی نمائندہ مولانا محمد موسیٰ درس صاحب

9۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ امیر مولانا قاری محمد ارشد مدنی، ناظم مولانا سراج الدین صاحب، ناظم تبلیغ مولانا ارشاد احمد، ناظم نشرو اشاعت، قاری شجاع الدین صاحب، خازن حافظ نذیر احمد، مرکزی نمائندہ قاری محمد ارشد مدنی

10۔ مجلس یونٹ نیو سعید آباد تحصیل حالا ضلع حیدر آباد، امیر قاری مولانا محمد اسجد مدنی ناظم حافظ شہاب الدین، ناظم تبلیغ محمد یمین، ناظم نشر و اشاعت اعجاز حسین صاحب، خازن مولانا محمد اکبر صاحب، مرکزی نمائندہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ

قاری محمد ارشد

ا۔ سرپرست: حضرت مولانا دوست محمد مدنی صاحب، حضرت مولانا عبدالسلام صاحب، مہتمم مدرسہ تفہیم القرآن

امیر: حضرت مولانا قاری محمد ارشد مدنی صاحب مدینہ مسجد منو آباد نواب شاہ

ناظم: حضرت مولانا سراج الدین صاحب، خطیب جامع مسجد سوسائٹی نواب شاہ

ناظم تبلیغ: حضرت مولانا محمد ارشاد صاحب خطیب نور مسجد موتی بازار نواب شاہ

ناظم نشرو اشاعت: حضرت مولانا قاری شجاع الدین خطیب غفوریہ مسجد نواب شاہ

خازن: حافظ نذیر احمد صاحب

مرکزی نمائندے: مولانا احمد جان صاحب، مولانا محمد ارشد مدنی صاحب

چھ رکنی شوریٰ کے اراکین بھی نامزد کیے گئے:۔

ا۔ حضرت مولانا احمد جان صاحب خطیب مسجد پٹھان کالونی سوسائٹی نواب شاہ

۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد اکمل صاحب خطیب مسجد واپڈا ہاؤس سوسائٹی نواب شاہ

۳۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم جامعہ محمدیہ گولی مار نواب شاہ

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد یونس صاحب خطیب مسجد گلی لائن پار نواب شاہ

۵۔ حافظ احمد زکریا صاحب نزد لوکل بورڈ پولیس لائن نواب شاہ

۶۔ قاضی حکیم محمد خان صاحب ابڑو نزد کوثر مسجد لیاقت آباد نواب شاہ

قانونی و عدالتی مشیر سید حسن طارق صاحب ایڈووکیٹ لیاقت آباد نواب شاہ

مزید پانچ یونٹ قائم کیے گئے۔

۱۔ سوسائٹی وارڈ نمبرا ۳۔ موتی بازار وارڈ نمبر ۵

۲۔ گولی مار تاج کالونی ۴۔ منو آباد وارڈ نمبر ۳

۵۔ ریلوے کالونی لیاقت مارکیٹ نواب شاہ

اس کے علاوہ مزید یونٹ قائم کرنے کے لئے رابطے زور و شور سے جاری ہیں۔

آخر میں تمام عہدیداران و اراکین نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور انشاء اللہ نواب شاہ کی سرزمین پر گستاخان رسول قادیانیوں کو پنپنے نہیں دیں گے۔

ادارہ

تبصرہ کتب

نام کتاب۔ رونق محفل

مصنف۔ حضرت مولانا امیر احمد مظاہری

صفحات۔ ۱۵۰۔ قیمت درج نہیں۔

ملنے کا پتہ۔ طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حضرت مولانا امیر احمد مظاہری ہندوستان کے کئی دینی اداروں سے وابستہ رہے۔ حتیٰ کہ تھانہ بھون میں حضرت حکیم الامت کی علمی درسگاہ کو بھی انہوں نے رونق بخشی۔ دینی مدارس کے سالانہ اجتماعات کے موقعہ پر عموماً" مدرسہ کے طلبہ کرام کا مکالمہ کرایا جاتا ہے۔ جو بے حد فائدہ مند اور دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ عوام و خاص ان معصوم بچوں کے مکالموں کو سن کر لطف اندوز ہوتے ہیں حضرت مولانا محمد امیر مظاہری نے ہر جگہ ان مدارس میں اپنے شاگردوں کو مکالے لکھ کر دیئے جن کا جہاں خاطر خواہ دینی فائدہ ہوا وہاں ان کی افادیت کے پیش نظر ان کی اشاعت کا بھی اصرار ہوا۔ ان اٹھائیس مکالمہ جات کو اس کتاب میں جمع کرکے ہندوستان میں شائع کیا گیا۔ ہاتھوں ہاتھ اس کے ایڈیشن نکل گئے۔ اللہ رب العزت نے کتاب کو شرف قبولیت سے نوازا۔ مصنف نے ان مکالموں میں دینی اہم موضوعات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ عام فہم سادہ زبان استعمال کی ہے۔ ہر موضوع پر دلائل و براہین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کردیا ہے۔ مگر اتنا آسان انداز ہے کہ ہر بات دل میں اترتی جاتی ہے۔ ہمارے محترم مولانا محمد اسحاق صاحب نے پاکستان میں اسے شائع کرکے طالب علموں اور دینی موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے نوجوان خطیبوں و مقررین کے لیے ایک انمول تحفہ پیش کیا ہے۔ اسکا نام رونق محفل ہے۔

اسم بامسمی ہے۔ طیب اکیڈمی کا کتب شائع کرنے کے سلسلہ میں اعلیٰ ذوق و شاندار ریکارڈ ہے اس کتاب کی عمدگی طبع اس ذوق کی شاہد عدل ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق ضرور اس سے اپنی محفلوں کی رونق کو دوبالا کریں گے۔

نام کتاب: امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور عمل بالحدیث

مصنف: مولانا محمد عمار خان ناصر

صفحات: ۳۱۲

قیمت: ۷۵/ روپے

ناشر: ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

نامور معروف محدث امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک مستقل عنوان کے تحت ایک سو پچیس مقامات کی نشاندہی کی اور احادیث ذکر کر کے نتیجہ نکالا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ان مقامات میں احادیث کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمتہ اللہ علیہ اتنے بڑے تیسری صدی کے محدث ہیں کہ ان کا نام آتے ہی احترام میں محدثین کے سر جھک جاتے ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ حضرت امام مسلمؒ ایسے نابغہ روزگار محدثین ان کے شاگرد ہیں ان کی طرف سے حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق یہ رائے قائم کرنا اہل علم کی توجہ کا مستحق گردانا گیا۔ چنانچہ عربی زبان میں کئی حنفی ائمہ و محدثین نے اسکے جوابات تحریر فرمائے اردو زبان میں اس

عنوان پر کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے پوتے اور مولانا زاہدالراشدی کے فرزند اکبر، مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے مدرس۔ نوعمر محقق عالم دین مولانا محمد عمار نے حضرت امام ابوبکر کے ان کے ایک سو پچیس اعتراضات کو سامنے رکھ کر نمبروار جوابات تحریر فرمائے اور احادیث سے ثابت کیا کہ دیگر مسائل کی طرح ان مقامات پر بھی حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث پر عمل فرمایا ہے مصنف نے اس خوبصورتی کے ساتھ اس موضوع کو نبھایا کہ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ دلائل و براہین کی ثقاہت اور منصف مزاج قلم نے اس کتاب کو علمی دنیا میں ایک گرانقدر اضافہ کے طور پر لا کھڑا کیا ہے سادہ اور عام فہم انداز کو دلچسپ بنا دیا ہے شروع کریں تو ختم کیئے بغیر چین نہ آئے کا مصداق ہے۔ مولانا محمد عمار اپنی پہلی تصنیف پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی عمر کے مقابلہ میں کام بہت پختہ اور ثقہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کو اپنے دادا اور والد کا جانشین بنائے۔

فراق و حزن

حضرت اقدس سید نفیس الحسینی مدظلہ

حرم سے طیبہ کو آنے والے! تجھے نگاہیں ترس رہی ہیں
جدھر جدھر سے گزر کے آئے، اداس راہیں ترس رہی ہیں

قدوم عالی جہاں بھی ٹھہرے، وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبین اقدس جہاں جھکی ہے، وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں

جو نور افشاں تھیں لحظہ لحظہ، حضور انور کے دم قدم سے
وہ جلوہ گاہیں تڑپ رہی ہیں، وہ بارگاہیں ترس رہی ہیں

صبائے بطحا غموں سے پر ہے، فضائے اقصا بھی دکھ بھری ہے
اب ایک مدت سے حال یہ ہے، اثر کو آہیں ترس رہی ہیں

خیال فرما کہ چشم عالم، تری ہی جانب لگی ہوئی ہے
نگاہ فرما، کہ ساری امت کی بیٹھی چاہیں ترس رہی ہیں

نفیس کیسا یہ وقت آیا، سلوک و احساں کے سلسلوں پر
جہاں مشائخ کی رونقیں تھیں، وہ خانقاہیں ترس رہی ہیں

طریق الہجرہ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

چہل حدیث

مولانا محمد طیّب ○ قاضی احسان احمد

حدیث نمبر ۱۷

عن ابی ہریرہ مرفوعا یھبطن عیسی ابن مریم حکما واملما مقسطا ویسلکن حاجا او معتمرا اولیا تین قبری حتی یسلم علی ولا ردن علیہ (رواہ مستدرک حاکم، مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم ضرور ضرور اتریں گے حاکم ہوکر سردار منصف ہوکر ضرور وہ سفر کریں گے حج یا عمرہ کے لئے اور وہ ضرور آئیں گے میری قبر کے پاس اور وہ ضرور مجھے سلام کریں گے اور انکے سلام کا جواب دوں گا۔

حدیث نمبر ۱۸

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم فلماکم منکم (رواہ البخاری ومسلم وبیہقی وللفظ لہ حوالہ التصریح ص ۹۸، ۹۹)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہونگے اور تمہارا امام (مہدی علیہ السلام) تم میں سے ہونگے۔

نوٹ :۔ اس حدیث کی رو سے لفظ نزل من السماء سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء اور حیات عیسیٰ واضح ہے۔

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ میں سالانہ

ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

۱۱ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۹۷ء مطابق ۱۰ تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۸ھ

پڑھانے اور لیکچر دینے والے حضرات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کراچی

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب ملتان

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی شورکوٹ

صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب ڈسکہ

جناب محمد متین خالد صاحب

مولانا خدا بخش صاحب

مولانا محمد اسماعیل صاحب

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب

مولانا جمال اللہ صاحب

مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

۱۔ کورس میں درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلباء کرام کے علاوہ ملازمین و تاجر پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں

۲۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں دیگر ضروریات ناشتہ کھانا، کاغذ وغیرہ ادارہ فراہم کریگا۔

۳۔ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوادیں مدارس عربیہ کے طلباء کرام امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں

پتہ

شعبہ دارالمبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان، فون ۵۱۴۱۲۲